رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ ۶ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲/۰

تواریخ اشاعت ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۳ | ۱۴ر اخاء ۱۳۳۳ ہش ۔ ۱۵ر صفر ۱۳۷۴ھ ۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۳۹

ڈاکٹر کاٹجو اور مسلمان

ممانعت تدفین کا بل لوک سبھا میں

(۱)

۲ر اکتوبر کو گاندھی جینتی کے موقعہ پر وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے مسئلہ ہندو مسلم اتحاد کے متعلق پانچ اصول بیان کئے ہیں۔ گو انہوں نے اس امر کا خیال نہیں کیا کہ ہندو مسلم اتحاد اس امر کا مقتضی نہیں کہ مسلمان بادشاہوں پر عدم رواداری۔ تعصب وغیرہ کے الزامات لگائے جائیں۔ ایسے الزامات صحیح بھی ہوتے تب بھی ایک طرف اتحاد کی تلقین کرنا اور دوسری طرف ان کا ذکر کرنا اصل مقصد کو فوت کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ایسی باتوں کے ذکر سے یقیناً ایک طبقہ میں دوسرے طبقہ کے خلاف منافرت کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔ بہرحال بظاہر انہوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ ہندو مسلم منافرت کا دور کرنا ازبس ضروری ہے۔ ہم ان کی خدمت میں نیز دیگر ارباب حکومت کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ جو اکثریت کے زعم میں اقلیتوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں اس سے کیوں باز نہیں رکھا جاتا۔ گذشتہ دنوں لوک سبھا میں اس مفہوم کا بل پیش ہوا کہ مُردوں کی تدفین کو ممنوع کیا جائے۔ اسے ایسا جرم قرار دیا جائے کہ جس کی پاداش میں جرمانہ اور قید کی سزا دی جائے۔ کیونکہ تدفین سے بعض اوقات وبائیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اراضی جو عمارات اور کاشت کے کام آ سکتی ہیں۔ وہ قبروں کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سو تمام قبرستان مفاد عامہ کے لئے حکومت کے قبضہ میں چلے جائیں گے۔

اس بارہ میں مفصل تو ہم پھر لکھیں گے۔ فی الحال صرف چند امور کے متعلق حکومت و عوام کی توجہ منعطف کر دیتے ہیں۔

اول۔ تدفین پر مسلمان اور عیسائی عمل پیرا ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے تمام بزرگ حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک دفن ہوتے آئے اس لئے مذہباً مُردوں کو دفن کرنا ضروری ہے۔ اور نہ صرف عمل یہ ہے بلکہ حکم بھی یہی ہے اس لئے جبکہ بھارت کے آئین میں ہر ایک مذہب کے پیرو کو اس پر عمل کرنے کی اجازت ہے تو کیوں ایسی پابندی لگانے کا منصوبہ کیا جا رہا ہے ایسی غیر معقول باتیں ہمارے بھارت کے باشندے کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں مسلم ممالک کے باشندوں کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کو تنگ کیا جاتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ایسا بل لوک سبھا میں پیش کرنے کے بغیر ہی رد کیا جاتا۔ اس لئے کہ یہ اساسی آئین کے خلاف ہے۔ سوائے اس کے کہ بھارت کے آئین میں تبدیلی ہو اور یہ قرار دیا جائے کہ بھارت میں مذہبی آزادی کو کالعدم کیا جاتا ہے۔ بھارت جس کے آئین کی بنیاد سیکولرازم جیسی معقول پسندی پر ہے وہ کوئی ایسا اقدام جس کا اساس فرقہ واریت اور تعصب پر ہو کیونکر کر سکتا ہے۔

دوم یہ بنیاد ہی غلط ہے کہ تدفین سے وبائیں پیدا ہوتی ہیں ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اور کچھ نہیں تو کم از کم آزادی کے ان سات سالوں کے متعلق ہی کوئی بتائے کہ کسی جگہ بھارت یا کسی اور ملک میں اس وجہ سے وبا پھوٹی ہو۔ سات سال نہیں ایک سو سال بلکہ گذشتہ چودہ صدیوں میں بھی کوئی ایسی مثال بتا دیں۔

سوم۔ بھارت کی سیکولر حکومت میں ایسے بل کا پیش کرنا سیکولرازم کی روح کے منافی اور سراسر منافرت انگیزی ہے۔ اگر ایسا بل پیش ہو سکتا ہے تو کیا اس مفہوم کا بل پیش ہو سکتا ہے کہ مُردوں کو جلانا ممنوع قرار دیا جائے۔ اس میں فلاں فلاں نقص پایا جاتا ہے۔ کیا ایسے بل کے پیش کرنے پر تمام غیر مسلم طبقہ انتہائی طور پر مشتعل نہ ہو جائے گا؟

چہارم۔ مہاجرین اور شرنارتھیوں کے متعلق ہندو پاکستان کی حکومتیں ایک دوسرے کے ایکٹ دیکھ کر نئے ایکٹ تیار کرتی رہی ہیں۔ بھارت کی بنیاد تو سیکولرازم پر ہے۔ پاکستان کی بنیاد مذہب پر ہے اگر اس بل کے پاس ہونے پر وہاں کی پارلیمنٹ تدفین کو لازمی قرار دینے کا بل پاس کر دے۔ تو کیا بھارت کی اکثریت نیز حکومت اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گی؟ آخر پاکستان میں ۱½ کروڑ کے قریب غیر مسلم ہیں۔ ان کے حقوق کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ گو ہم اس امر کے حق میں ہرگز نہیں ہیں کہ اگر ایک حکومت کے متعلق ہمسایہ حکومت سمجھے کہ اس کا فلاں فعل انصاف پر مبنی نہیں۔ تو خود وہاں کی اقلیت سے ردعمل جیسا سلوک کر کے منتقمانہ طریق پر قانون بنائے۔

پنجم۔ اگر یہ بل پاس ہو گیا تو اس کے نتیجہ میں حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت شاہ ولی اللہؒ [illegible] اور ہمایوں بادشاہ۔ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت مجدد الف ثانی سرہند شریف جیسے ہزاروں مقابر پر ہل چلا دیا جائے گا۔ اور ان مقامات پر کاشت ہونے لگے گی۔ یا وہاں عمارات تعمیر کر دی جائیں گی [illegible]

ہم انصاف اور آئین بھارت کے نام پر ارباب حکومت اور ارکانِ ہند پارلیمان سے اپیل کرتے ہیں کہ ایسا قدم ہرگز نہ اٹھایا جائے۔ یہ قدم انصاف۔ رواداری۔ آئینی اور مذہبی آزادی کے سراسر منافی ہے۔ اس کے نتائج دور رس ہوں گے۔ وزارت داخلہ نے چونکہ مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی نہیں کی۔ اور وہ فرض جو ان پر عائد ہوتا تھا اس کی ادائیگی میں تاخیر ہوئی ہے۔ اس لئے بعد انتظار ہم نے اس سلسلہ میں توجہ دلانا مناسب خیال کیا ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ر اکتوبر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے آرام ہے۔ لیکن گھٹنا ابھی تک زمین پر نہیں لگتا۔ ۵ر اکتوبر۔ گلے میں خرابی ہے۔ ما بعد تھکی سی حرارت بھی ہے۔ ۶ر اکتوبر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاؤں کے درد کا دورہ شروع ہو گیا تھا۔ چند گھنٹوں کے بعد قدرے آرام ہو گیا تھا۔

۷ر اکتوبر۔ درد ابھی تک باقی ہے۔ اب ہڈی میں ٹیس تو نہیں پڑتی لیکن ابھی تک سجدہ نہیں ہو سکتا۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۶ر اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ حضرت میاں صاحب کو بے خوابی کی شکایت ہے۔ پیچوڑے میں بھی کچھ تکلیف ہے ویسے طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۴ر اکتوبر۔ مکرم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور بہ ترتیب کراچی میں شعبہ نفسیات کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔ لاہور سے روانگی کے وقت ریلوے اسٹیشن پر کالج کے طلباء ممبران سٹاف محکمہ تعلیم کے افسران دیگر عقیدت مند حضرات کے کثیر مجمع نے الوداع کہا۔ آپ سنہ ۱۹۲۱ء سے گورنمنٹ کالج سے وابستہ چلے آ رہے ہیں۔ آپ کی توجہات فلسفہ اور نفسیات کے مضامین کو ترقی دینے کے لئے وقف رہیں۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں کالج کے اس شعبہ کے صدر مقرر ہوئے۔ آپ پنجاب یونیورسٹی کے سینئر ترین پروفیسروں اور ماہرین تعلیم میں شمار تھے۔ اس عرصہ میں آپ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم اور سیکرٹری حکومت پنجاب کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔

پروفیسر سراج الدین صاحب ڈائرکٹر محکمہ تعلیم نے آپ کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے فرمایا:- [illegible]

بھائی عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

(۱) حقائق القرآن

دنیوی ترقی اور اسلام کا نقطۂ نگاہ

انّ الّذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیٰوة الدنیا واطمأنّوا بھا والّذین ھم عن اٰیٰتنا غٰفلون ۰ اولٰئک مأوٰھم النّار بما کانوا یکسبون (یونس آیت ۸ - ۹)

ترجمہ:- جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے۔ اور اس ورلی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں۔ اور اس پر انہوں نے اطمینان پکڑ لیا ہے۔ اور جو لوگ ہمارے نشانوں کی طرف سے غافل ہو گئے ہیں ان سب کا ٹھکانا ان کی اپنی کمائی کی وجہ سے یقیناً دوزخ کی آگ ہے۔

تشریح:- (۲) اس آیت میں رضوا بالحیٰوة الدنیا واطمأنّوا بھا فرما کر دنیوی ترقیات کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ واضح کر دیا ہے۔ کہ اسلام دنیوی ترقیات کا مخالف نہیں۔ جس امر کا وہ مخالف ہے وہ یہ ہے کہ انسان دنیا پر اکتفا کرے اور خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل سے نکل جائے دوسرے یہ کہ وہ دنیا کے حصول کے بعد مزید ترقی کا خیال ترک کر دے اور اس پر ٹھہر جائے اور اطمینان پکڑ لے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اطمینان کے معنے سکون کے ہوتے ہیں یعنی حرکت کے ترک کر دینے کے مطمئن اسے کہتے ہیں جو خیال کرتا ہے کہ اس نے اپنے مقصد کو پا لیا اور اسے جہاں پہنچنا تھا وہاں پہنچ گیا۔ اور آگے چلنا اس نے بند کر دیا اور مزید ترقی کی کوششیں اس نے چھوڑ دیں۔

اصل بات یہ ہے کہ رضا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رضا وہ ہوتی ہے جس کے بعد انسان کو آئندہ کوشش کا بھی خیال رہتا ہے۔ وقتی طور پر تو وہ راضی ہو جاتا ہے۔ لیکن آئندہ زیادہ کے حصول کی کوشش کا ارادہ اس پر باقی ہوتا ہے۔ دوسری وہ رضا جس کے بعد آئندہ کسی کوشش کا خیال اس کے دل میں نہیں رہتا۔

اس جگہ واطمأنّوا بھا فرما کر دوسری رضا کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ جو دنیا پر اطمینان کے ساتھ راضی ہو جاتا ہے۔ اور وہیں بھول جاتا ہے۔ اور اُخروی ترقیات کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ وہ ہمارے الزام کے نیچے ہے نہ کہ مجرد دنیوی ترقیات کرنیوالا۔ کیونکہ دنیوی ترقیات تو خود انعامات الٰہیہ میں سے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ دعا سکھاتا ہے ربّنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النّار۔ جو دنیوی ترقیات اخروی ترقیات سے وابستہ ہوں وہ انعامات الٰہیہ میں سے ہیں اور ان کو مانگنا مومن کے فرائض میں سے ہے

اس سے آگے چل کر مضمون کو اور بھی واضح کر دیا ہے۔ اور والّذین ھم عن اٰیٰتنا غٰفلون فرما کر بتایا ہے۔ کہ یہ لوگ جن پر ہم ناراض ہیں۔ وہ ہیں کہ جو دنیا میں اس قدر منہمک ہو جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے نبیوں اور اس کی شرائع کی تحقیر کرنے لگ جاتے ہیں اور ان سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی ہدایت کے دروازے بند کر لیتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں کے زنگ خدا ہی کی ہدایت سے دور ہو سکتے تھے۔ وہ اپنے آپ کو ان سے بالا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس طرح آئندہ کے لئے بھی ان کے ہدایت پانے کی امید نہیں رہتی۔ (تفسیر کبیر)

(۲) کلام سید الانام ؐ

منافق کون اور مسلمان کون؟ - قومی دیانت و امانت

۱- حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (۱) جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے (۲) اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ پورا نہیں کرتا۔ (۳) اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت کرتا ہے (بخاری)

۲- حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- "مسلمان تو وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں"۔ (بخاری)

۳- حضرت عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ہم سے ایک دھاگہ بھی چھپا رکھے۔ تو قیامت کے روز یہ بھی خیانت سمجھی جاوے گی۔ (مسلم)

۴- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی کی۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مظلوم کی تو میں مدد کروں گا۔ مگر ظالم کی کس طرح مدد کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اس کو ظلم سے روک۔ یہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

(۳) ملفوظات امام الزمانؑ

قرآن شریف میں مسیح موعود کی خبر

"مسیح موعود کے لئے قرآن شریف میں ...... ایک اور پیشگوئی ہے۔ جو بڑی وضاحت سے آنے والے مسیح کی خبر دیتی ہے اور وہ یہ ہے:-

ھو الّذی بعث فی الاُمّیّٖن رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکّیھم ویعلّمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین ۰ واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم ۰

اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہونچیں بالکل گم ہو گئی تھی۔ اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ یعنی خدا اور اس کی صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا۔ اور اس رسول نے اُن کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا۔ یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقین کامل تک پہنچا دیا۔ اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا۔

اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ بھی اول تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھلایا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔

اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا:

لو کان الایمان معلّقًا بالثریّا لنالہ رجل من فارس۔

یعنے اگر ایمان ثریا پر یعنی آسمان پر بھی اُٹھ گیا ہو تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہوگا۔ اس زمانہ میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اُٹھایا جائے گا۔ یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے کیونکہ صلیبی حملہ جس کے توڑنے کے لئے مسیح موعود کو آنا چاہیئے وہ حملہ ایمان پر ہی ہے۔ اور یہ تمام آثار صلیبی حملہ کے زمانہ کے لئے بیان کئے گئے ہیں"۔ (ایام الصلح صفحہ ۶۷ و ۶۸ طبع دوم)

(مرتبہ م۔ ح۔ لقاپوری)

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

تو اپنے کرم سے بڑھا دے ہمیں

نوٹ:- ناصر آباد میں کہی گئی۔

پڑے سو رہے ہیں جگا دے ہمیں
مرے جا رہے ہیں جِلا دے ہمیں
ارادت کی راہیں دکھا دے ہمیں
محبت کی گھاتیں سکھا دے ہمیں
جو پیاروں کے کانوں میں کہتے ہیں لوگ
وہ میٹھی سی باتیں سُنا دے ہمیں
وہ کثرت پہ اپنی ہیں رکھتے گھمنڈ
تو اپنے کرم سے بڑھا دے ہمیں
ہیں رو رو کے آنکھیں بھی جاتی رہیں
مِری جان اب تو ہنسا دے ہمیں

خطبہ جمعہ

اگر انسان سیکھنے کی نیت رکھے تو زمین کی اینٹیں اور پہاڑوں کے درخت اور جنگلوں کی جھاڑیاں بھی اس کے لئے قرآن اور حدیث کی تفسیر بن جاتی ہیں

انسانی ترقی کا اصل گُر یہ ہے کہ جو چیز اسے اچھی نظر آئے اسے مضبوطی سے پکڑ لے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۷ اگست ۱۹۵۴ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
یہ جمعہ ہمارے اس سفر کا آخری جمعہ ہوگا۔ کیونکہ پیر
کو ہم انشاء اللہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس
کے ساتھ ہی آج مجھے دل کے

ضعف کا دورہ

ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔
حقیقتاً اگر کوئی سمجھنے والا ہو تو اس کی ہدایت کے
لئے ایک معمولی بات بھی کافی ہو سکتی ہے۔ لیکن عموماً آج
کل دیکھا گیا ہے کہ لوگ باتیں سننے کے تو عادی ہیں
لیکن بات کو سوچنے اور سمجھنے کے عادی نہیں۔ حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے
کہ گذشتہ بزرگوں میں سے کسی بزرگ سے ایک شخص
نے قرآن کے متعلق کچھ پوچھا تو انہوں نے کہا میاں
قرآن کی تفسیر لکھنے بیٹھو تو قیامت تک ختم نہیں
ہو سکتی لیکن جو اس سے فائدہ اُٹھانے بیٹھے اس
کے لئے اس کی تفسیر ایک لفظ میں آ جاتی ہے

قرآن کی تفسیر

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا سچا تعلق
ہو جائے۔ پھر انہوں نے کہا کہ قرآن کریم جو اتنا
بڑا نازل ہوا ہے۔ تو در حقیقت ابو جہل وغیرہ کی
قسم کے لوگوں کے لئے نازل ہوا ہے۔ ورنہ
اگر ابوبکرؓ جیسے لوگ ہی دنیا میں بس رہے
ہوتے۔ تو صرف بسم اللہ کی ب کافی تھی۔
ب کے معنے ساتھ کے ہیں۔ اور مقصد یہ ہے
کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو جائے۔ تو
سوچنے اور سمجھنے کی اگر عادت ڈال لی جائے۔ تو
کہیں کے کہیں نکل جائیں۔ لیکن اگر ان میں

صرف سننے کی عادت

ہو سوچنے اور غور کرنے کا مادہ ان میں نہ پایا
جاتا ہو۔ تو آہستہ آہستہ وعظ و نصیحت کی
باتوں سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے انہیں کان
اور زبان کا چسکہ پڑ جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی اچھی سے
اچھی بات بھی انہیں اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں سنائے
تو وہ فوراً کھڑے ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے
کہ اس نے ہمارا وقت ضائع کر دیا ہے۔ وہ یہ
نہیں دیکھیں گے۔ کہ اس نے بات کیا کی ہے۔ اور
وہ قیمتی اور اچھی ہے۔ ایسے لوگوں کی نگاہ ہمیشہ
برتن پر ہوتی ہے۔ وہ یہ کبھی نہیں دیکھیں گے
کہ اس برتن کے اندر کیا ہے۔ اگر ایک غریب
آدمی ہے۔ اور اس کے پاس صرف ایک ٹوٹا
پھوٹا آبخورا ہے۔ اور وہ بھینس کا خالص
عمدہ اور گاڑھا دودھ اس میں ڈال کر دوسرے
کو دیتا ہے۔ تو گو اس میں شبہ نہیں کہ برتن بھی
زینت کے موجب ہوتا ہے۔ لیکن کیا محض اس
وجہ سے ہم اس دودھ کی قدر نہیں کریں گے۔
کہ اس نے ایک ٹوٹے ہوئے آبخورے میں
دودھ دیا ہے۔ کیا ٹوٹے ہوئے آبخورے
میں دودھ ڈالنے کی وجہ سے گاڑھا دودھ
پتلا ہو جاتا ہے۔ اور تانبے کے کٹورے میں
دودھ ڈالا جائے تو پتلا دودھ گاڑھا ہو جاتا
ہے۔ یا باسی اور سڑا ہوا دودھ اگر کٹورے
میں ڈالا جائے تو اس کی بڑی اچھی حالت ہو جائے
گی۔ اور آبخورے میں ڈالا جائے تو اس سے
بو آنے لگے گی۔ یہ محض لغویات ہے انسان کو

اصل حقیقت

پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اسے اپنی زندگی کسی
اچھے مصرف میں صرف کرنی چاہیئے۔ آخر ساٹھ
ستر یا اسّی سو سال کی زندگی ہی تو ہے۔ اور
یہ کوئی بڑی مدت نہیں۔ اس تھوڑے سے
عرصہ کو زیادہ سے زیادہ اچھا اور بہتر بنانے کی
کوشش کرنی چاہیئے۔ بے شک دنیا میں ٹھوکریں
بھی ہوتی ہیں۔ لیکن گرنے والے اٹھتے بھی ہیں
وہ پہلے قدم بقدم چلتے ہیں۔ اور پھر دوڑنے
لگ جاتے ہیں۔ لیکن جو گرتا اور پھر اُٹھنے کی
کوشش نہیں کرتا۔ اس کی ترقی کے لئے کوئی
سامان نہیں کئے جا سکتے اور جو آپ کرنا چاہتا
ہے۔

خدا کی سنت

یہی ہے کہ وہ بھی اسے نہیں اٹھاتا۔ خدا تعالیٰ
نے قرآن کریم میں یہی کہا ہے۔ کہ جو ہماری طرف
آتے ہیں ہم ان کی مدد کرتے ہیں۔ اس نے
کہیں نہیں کہا۔ کہ جو ہم سے بھاگتے ہیں۔ ہم
ان کو پکڑ کر واپس لاتے ہیں۔ جو ہم سے منہ
پھیرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنی تائید سے نوازتے
ہیں۔ جو بیٹھنا چاہتے ہیں ہم ان کو جبراً کھڑا
کرتے ہیں۔ جو گرنا چاہتے ہیں ہم ان کو زبردستی
اٹھاتے ہیں۔ جو بے ایمان ہونا چاہتے ہیں۔ ہم ان
کو مجبور کر کے ایماندار بناتے ہیں۔ قرآن بھی
یہی کہتا ہے۔ کہ جو بے ایمان ہونا چاہتا ہے
ہم اسے بے ایمان بنا دیتے ہیں۔ اور جو ایماندار
ہونا چاہتا ہے ہم اسے ایماندار بنا دیتے ہیں
بہر حال

انسانی زندگی کا خلاصہ

صرف اتنا ہے کہ وہ اپنے اندر ایک پختہ عزم
پیدا کرے۔ اور اچھی چیز کو پکڑ کر اس طرح
بیٹھ جائے۔ جیسے شکاری کتا اپنے شکار کو پکڑ
کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے دانت ٹوٹ جائیں۔ مگر
وہ اپنے شکار کو نہیں چھوڑتا جب انسان اس
نیت اور ارادہ کے ساتھ ایک راستہ
کو اختیار کر لیتا ہے۔ اور اچھی چیز کو پکڑ کر بیٹھ
جاتا ہے۔ تو پھر نیکیوں کی طرف اس کا قدم اُٹھنا
شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی نیکی نہیں جو اس
سے اگلی نیکی کی توفیق نہیں دیتی۔ اگر کوئی انسان
سچے دل سے صدقہ دیتا ہے تو ضرور ہے کہ اسے
نماز کی بھی توفیق ملے۔ اور زکوٰۃ کی بھی توفیق
ملے۔ اور روزہ کی بھی توفیق ملے۔ اور اگر کوئی
اخلاص کے ساتھ روزے رکھتا ہے تو ضرور
ہے کہ اس نیکی کے نتیجہ میں اسے نماز اور زکوٰۃ
اور حج کی توفیق ملے۔ کیونکہ ہر نیکی دوسری نیکی
کی طرف لے جاتی ہے۔ بھلا

یہ کس طرح ہو سکتا ہے

کہ ایک شخص جو کسی غریب سے ہمدردی کرتا ہے
اس سے محبت اور پیار کا سلوک کرتا ہے
اور دنیا داری کے خیالات کے ماتحت نہیں۔
بلکہ سچے دل سے اسے کھانا کھلاتا ہے۔ ایسے
شخص کے پاس اگر امانت رکھی جائے۔ تو وہ کھا
جائے گا۔ یہ قطعاً ناممکن بات ہے جس شخص کے
دل میں دوسروں کا اتنا درد ہے۔ اور جو ان
کے لئے ہر وقت قربانی کرنے پر تیار رہتا ہے
کس طرح ممکن ہے کہ وہ دوسروں کے مال میں
خیانت کرے۔ اگر سب لوگ مل کر بھی کہیں گے
کہ اس نے دوسروں کا مال کھایا ہے۔ تو ہم کہیں
گے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ جس کے
دل میں اپنا مال

مال قربان کرنے کی خواہش

پائی جاتی ہے۔ وہ دوسرے کے مال کو بھی
کھا نہیں سکتا۔ اسی طرح جس شخص کے دل میں
یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ خدا کے لئے
بھوکا رہے۔ کس طرح مانا جا سکتا ہے کہ
وہ نماز نہیں پڑھے گا۔ وہ ایک دن نماز نہیں
پڑھے گا۔ دو دن نماز نہیں پڑھے گا۔ تین دن
نماز نہیں پڑھے گا۔ مگر آخر اس کا نفس اسے
کہے گا کہ احمق تو

خدا کے لئے بھوکا رہتا ہے

اور پھر اس کا ذکر نہیں کرتا اور وہ مجبور ہوگا کہ نماز
پڑھے۔ اور جب وہ نماز پڑھنے لگ گیا۔ تو
پھر اسے کوئی ہٹانا بھی چاہے۔ تو وہ نہیں ہٹ
سکتا۔ اسے قید کر دو تو وہ قید میں نماز پڑھنے
لگ جائے گا۔ چارپائی پر باندھ دو تو لیٹے
لیٹے نماز پڑھتا رہے گا۔ کیونکہ ایک نیکی دوسری
نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ پس اصل گُر
انسانی ترقی کا یہی ہے کہ جو چیز اسے اچھی
نظر آئے۔ اُسے مضبوطی سے پکڑ لے۔ پہلے
وہ اپنے دل میں جو فیصلہ کرے۔ کہ میں نے اچھی
چیز کو لینا ہے۔ اور پھر اُسے چھوڑنا نہیں
اس فیصلہ کے بعد اسے جو چیز بھی اچھی نظر آتی
ہے اسے اس نیت سے پکڑے کہ اب میں نے
اسے چھوڑنا نہیں۔ جب انسان اس مقام پر آ جاتا
ہے۔ تو وہ ساری دنیا سے سبق حاصل کرنے
کے لئے تیار رہتا ہے۔ ایک بچے سے بھی
سبق لے لیتا ہے۔ ایک بڈھے سے بھی
سبق لے لیتا ہے۔ ایک پاگل سے بھی سبق

یت ہے۔ غرض دنیا کی ہر چیز سے وہ فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ

سے کسی نے ایک دفعہ پوچھا۔ کہ آپ تو بہت بڑے آدمی ہیں۔ اور ساری دُنیا آپ سے سبق لیتی ہے۔ کیا آپ نے بھی کسی سے سبق لیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ بہت دفعہ لیا ہے اور سب سے بڑا سبق میں نے ایک چھوٹے سے بچے سے لیا ہے۔ اس نے کہا کس طرح؟ انہوں نے کہا کہ وہ اس طرح کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا۔ بارش ہو رہی تھی۔ کہ میں نے دیکھا ایک سات آٹھ سال کا بچہ گذر رہا ہے اور تیز تیز قدم اٹھا رہا ہے۔ میں نے اسے تیز قدم اُٹھاتے دیکھ کر کہا۔ میاں بچے ذرا سنبھل کر چلو۔ کیچڑ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پھسل جاؤ۔ اس لڑکے نے میری طرف دیکھا اور کہا۔ امام صاحب میرے پھسلنے کا فکر نہ کیجئے آپ اپنا فکر کیجئے۔ اگر میں پھسلا۔ تو صرف میں پھسلوں گا۔ لیکن اگر آپ پھسلے۔ تو ساری دنیا پھسل جائے گی۔ کیونکہ جب امام غلطی کرتا ہے۔ تو اس کے ماننے والے بھی وہی غلطی کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ لڑکا تو یہ بات کہہ کر چلا گیا۔ مگر میں دیر تک کھڑا اس کے اس وعظ سے لطف اُٹھاتا رہا اور حقیقت یہی ہے۔ کہ ساری عمر میں میں نے اتنی کارگر اور موثر نصیحت کسی سے نہیں سُنی۔ تو سیکھنے والا ایک بچے سے بھی سبق سیکھ لیتا ہے۔ بلکہ فضاء کی ہر آواز سے اپنا مطلب اخذ کر سکتا ہے۔

لطیفہ مشہور ہے

کہ امیر خسروؒ کے پاس ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ انہوں نے اسے کھانا تو کھلا دیا۔ مگر وہ کھا کر وہیں بیٹھ گیا۔ حالانکہ قرآن کا صاف حکم ہے۔ کہ جب کھانا کھا لو۔ تو چلے جاؤ۔ وہیں بیٹھ کر باتیں نہ کرنے لگ جاؤ۔ بہر حال اسے بیٹھے بیٹھے بہت دیر ہو گئی۔ اتنے میں ایک دُھنیا روئی دُھننے لگ گیا۔ اس کی آواز سُن کر وہ مہمان کہنے لگا۔ کہ امیر خسرو یہ آواز کیا کہہ رہی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے تو اس سے یہ آواز آ رہی ہے۔ کہ نان چو خوردی خانہ برو۔ خانہ برو۔ خانہ برو نہ کہ گردم بتو خانہ گرو۔ خانہ گرد۔ خانہ گرد۔ یعنی جب تم روٹی کھا چکے ہو۔ تو اپنے گھر جاؤ۔ میں نے اپنا مکان تو تمہارے پاس رہن نہیں رکھ دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تم کوئی آواز سنو۔ تو جو چاہو اس سے بنا لو۔ دل میں نیکی ہو تو انسان اچھی بات بنا لیتا ہے۔ خرابی ہو۔ تو بُری بات بنا لیتا ہے۔ ایک دفعہ ہمارے گھر میں پنکھا چل رہا تھا۔ کہ میں نے کچھ الفاظ بنا کر کہا۔ کہ پنکھا یہ آواز دے رہا ہے۔ میری بیوی کہنے لگیں۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ اس میں سے یہی آواز آ رہی ہے۔ پھر میں نے کچھ اور الفاظ بنا کر کہا۔ اب اس میں سے یہ آواز آ رہی ہے۔ انہوں نے غور سے سُنا۔ تو کہنے لگیں ٹھیک ہے اب یہی آواز آ رہی ہے۔ تو کھٹکے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے۔ اُسے جس پر چاہو لے آؤ۔ اس سے ایک نتیجہ اخذ کر لو۔ جس شخص کے دل میں بُرائی ہوتی ہے۔ وہ بُرا اخذ کر لیتا ہے۔ اور جس شخص کے دل میں نیکی ہوتی ہے وہ نیک اخذ کر لیتا ہے۔ بہر حال اگر انسان

سیکھنے کی نیت رکھے

اور سوچنے کی عادت ڈالے۔ تو زمین کی اینٹیں اور پہاڑوں کے درخت اور جنگلوں کی جھاڑیاں یہ بھی انسان کے لئے قرآن اور حدیث کی تفسیر بن جاتی ہیں۔ اور اگر وہ سمجھنے کا ارادہ نہ کرے تو ایسے بدبخت انسان کو یہ قرآن فائدہ دیتا ہے نہ حدیث فائدہ دیتی ہے نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فائدہ دیتے ہیں۔ خدا ایسے لوگوں کو گزشتہ فساد میں موسٰی نے فائدہ دیا اور نہ عیسٰیؑ نے فائدہ دیا۔

اخبار "ملاپ" کے نامہ نگار کی غلط بیانی

جماعت احمدیہ کے متعلق گمراہ کن پروپیگنڈا

(از مکرم جناب ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

اخبار ملاپ جالندھر مورخہ ۱۱ راکتوبر کے سنڈے ایڈیشن میں "آجکل قادیان" کے عنوان کے ماتحت ایک مضمون شائع ہوا ہے تقسیم ملک کے بعد جہاں تک قادیان میں اقتصادی بدحالی، عمارتوں کی بربادی اور کاروبار کا بیسرنہ آنا اور سیاسی معاملات کی پیچیدگیاں اور پارٹیوں کی کثرت اور ان کا آپس میں دست و گریبان ہونے کا تعلق ہے ہمیں اس بارہ میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہم اپنی جماعتی روایات اور امن پسند اصولوں کے پیش نظر عمداً ایسے امور سے الگ رہتے ہیں۔ اور ان پر کسی قسم کے تبصرہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ان امور سے قادیان کے باشندے اور یہاں آنے والے اور افسران بخوبی واقف ہیں۔ ہم مضمون کے صرف اس حصہ کے متعلق کچھ لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس میں اخبار مذکور کے نامہ نگار "خصوصی" نے قادیان کے احمدیوں کے متعلق حقیقت کے خلاف غلط رنگ میں باتیں بیان کر کے افسران اور پبلک کو احمدیوں سے بدظن کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک ملک کے اخباروں نے اپنا معیار اتنا بلند نہیں کیا۔ کہ وہ کسی موضوع پر قلم اُٹھانے سے پہلے اس کے متعلق پوری معلومات حاصل کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچ چکے ہوں وہ یا تو خود دفتر میں بیٹھے ہوئے خبریں بنا لیتے ہیں۔ یا ایسے غیر ذمہ دار لوگوں کی من گھڑت خبریں "نامہ نگار خصوصی" کے نام سے شائع کر دیتے ہیں جنہیں ملک میں بسنے والی اقوام میں اتحاد اور محبت کے جذبات اور ان کا باہم امن و سکون سے رہنا ایک آنکھ نہیں بھاتا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اخبار ملاپ کے نامہ نگار خصوصی اور اسی قماش کے شرارت پسند لوگ پہلے بھی اخبارات میں جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف جھوٹا اور اشتعال انگیز پروپیگنڈہ کرتے رہے ہیں۔ اور اس طریق سے خواہ مخواہ مرکز قادیان میں رہنے والے مٹھی بھر اور پُر امن احمدیوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کی صحیح پوزیشن کو حکام اور پبلک پر واضح کیا جائے۔

جماعت احمدیہ کی رواداری

احمدیہ جماعت اپنی مذہبی رواداری اور پابندی قانون رویہ کی وجہ سے دوسری تمام جماعتوں اور مذاہب سے ممتاز ہے۔ یہ جماعت کی ایسی خصوصیت ہے کہ اس کو غیروں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ جن کی آراء اخباروں اور رسالوں کے صفحات میں محفوظ ہیں اور ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ "قادیان کے احمدی جو تقسیم ملک کے بعد ۳۱۳ رہ گئے تھے۔ ستا سال کے اندر ایک ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے۔"

یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ قادیان میں اس وقت احمدیوں کی آبادی قطعاً ایک ہزار نہیں بلکہ احمدیوں کی مجموعی آبادی ساڑھے پانچسو کے قریب ہے۔ اور تعداد میں یہ زیادتی مردوں کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ چھوٹے بچوں اور عورتوں کی وجہ سے ہے۔ یعنی کچھ اُن بال بچوں کے آنے سے ہوئی جو قادیان میں مقیم احمدیوں سے جدا تھے اور اب بین الملکتی قوانین کے ماتحت قادیان آئے۔ اور کچھ زیادتی بعض نوجوانوں کی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں شادیاں ہونے سے ہوئی۔

اب اس تفصیل پر غور کرنیوالے خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عورتوں اور بچوں کے آجانے سے قادیان کی غیر مسلم آبادی کو کس طرح خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ قادیان اگرچہ احمدی دنیا کے مقدس ترین مقاموں میں سے ہے اور احمدیوں کا زیارت کے لئے یا یہاں آباد ہونے کیلئے آنا کوئی معیوب امر نہیں لیکن ہم چیلنج کرتے ہیں کہ یہ شرارت پسند عنصر ایک مثال ہی بتائے کہ کوئی خاندان پاکستان سے قادیان میں مستقل آبادی کے لئے آیا ہو۔ البتہ ایسے احمدی جو تقسیم ملک کے وقت اس کے بعد بھی ہندوستان میں مقیم رہے اور یہاں کے ہی وفادار شہری ہیں۔ اور ان کے بال بچے اُن کے پاس آجائیں تو یہ امر کس طرح قابل اعتراض ہو سکتا ہے۔ بالخصوص جبکہ بین الملکتی قوانین کی رو سے اور باقاعدہ اجازت سے آئیں۔

اسی طرح اخبار ملاپ کے نامہ نگار نے لکھا کہ

> "احمدیوں نے عملی طور پر ہندوؤں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اور ان سے چیزیں نہیں خریدتے۔"

اگر اس اعتراض کی نامعقولیت کا جائزہ لینا ہو۔ تو خود معترض اخبار ملاپ کے ایڈیٹر صاحب یا گورنمنٹ کا کوئی افسر قادیان آکر ہندو سکھ مٹھائی والوں۔ پنساریوں۔ سبزی فروشوں بزازوں۔ کریانہ کی دکانوں۔ حکیموں۔ حجاموں موچیوں غرضیکہ کسی سے دریافت کرے۔ کہ کیا احمدی ان سے خرید و فروخت نہیں کرتے۔ غلہ منڈی۔ سبزی منڈی سے ہزاروں روپے کا سامان احمدی کیا ان سے خرید کر نہیں لے جاتے؟ ✽

✽ علاوہ ازیں نامہ نگار کا اپنا بیان بھی اس حصہ کی تردید کرتا ہے۔ جبکہ وہ چند سطور بعد لکھتے ہیں:۔

> "احمدیوں کے سوشل تعلقات قادیان کے ہندوؤں سکھوں اور شرنارتھیوں وغیرہ سے اچھے ہیں۔ اس طرح شرنارتھی اور مسلمان دونوں پچھلی تلخیوں کو بھولتے جا رہے ہیں۔"

ہاں اگر احمدی کسی ہندو سکھ دکان پر نہیں جاتے تو یا تو وہ جھٹکہ گوشت کی یا شراب کی یا پوست اور بھنگ خانے ہیں۔ واقعی ان جگہوں پر نامہ نگار خصوصی نے احمدیوں کو آتا جاتا نہ دیکھ کر ان پر عملی طور پر بائیکاٹ کا الزام لگایا ہوگا۔

احمدیوں اور ہندوستان میں بسنے والے وفادار اور سچے وطن دوست مسلمانوں پر "پاکستان کا جاسوس" یا "پاکستان کا ہمدرد" ہونیکا الزام کوئی نیا نہیں جسے کوئی اور موقعہ منافرت اور فرقہ داری کو ہوا دینے کیلئے نہ ملے وہ یہ نعرہ لگا خوف دلا دیتا ہے۔ لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ بعض سنجیدہ مزاج احمدیہ جماعت کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں مثال کے طور پر ایک مشہور جرنلسٹ اخبار ہندوستان ٹائمز دہلی مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۱ء میں لکھتے ہیں:۔

> "احمدیہ جماعت کا یہ اصول اور طریق ہے کہ احمدی جس ملک یا علاقہ میں

(باقی صفحہ ۹ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند تازہ رؤیا و کشوف

(۱)

یہ خواب ناصر آباد میں آئی تھی

میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ بیٹھا ہوں۔ اور درد صاحب میرے پاس بیٹھے ہیں۔ سامنے سے ایک فوجی افسر گذرا۔ جس کا جسم نہایت سڈول اور خوبصورت تھا۔ اور بہت چست معلوم ہوتا تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے اس کا اردلی تھا۔ جس وقت وہ فوجی افسر ہمارے سامنے آیا۔ تو اُس نے منہ ہماری طرف کر کے فوجی طرز پر سلام کیا۔ اس اسلام میں بھی خوب اخلاص اور ادا پائی جاتی تھی۔ میں نے درد صاحب سے پوچھا یہ کون ہیں آپ جانتے ہیں۔ تو درد صاحب نے کہا۔ آپ ان کو نہیں جانتے۔ یہ بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی کے پوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا وہ غیر احمدی نہیں ہ انہوں نے کہا کہ نہیں وہ تو بڑا مخلص احمدی ہے پشاور یا کسی اور جگہ کا نام لیا۔ کہ وہاں خدام الاحمدیہ کا قائد رہا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ تو ہمیشہ ان سے مجھے کہا کرتا ہے کہ تم پرانے لوگ ربوہ سے نکلو ہم نوجوان وہاں آکر رہیں گے اور اسے احمدیت کا نمونہ بنائیں گے۔

نوٹ:۔ جہاں تک مجھے علم ہے بھائی عبدالرحیم کا ایک بیٹا ہے جو فوج میں ملازم ہے اور ڈاکٹر ہے۔ مگر کسی جوان پوتے کا مجھے علم نہیں شاید ساری خواب تعبیر طلب ہو یا آئندہ کوئی مخلص پوتا بھائی جی کے پیدا ہونے والا ہو۔

(۲)

یہ خواب بھی ناصر آباد میں آئی۔

میں نے دیکھا کہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ میں ہوں اور کچھ اور دوست ہیں۔ بس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آمنے سامنے دو زانو بیٹھے ہیں۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ جو ہندوستانی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت لی۔ کہ میں کچھ سنانا چاہتا ہوں۔ آپ کی اجازت سے اس نے اپنے فارسی اشعار سنانے شروع کئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑا قادر الکلام شاعر ہے۔ پہلے اس نے ایک قصیدہ سنایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مناقب بیان کئے گئے ہیں۔ اور کچھ میری مدح کی گئی ہے۔ اس تمام عرصہ میں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آمنے سامنے دو زانو بیٹھے رہے۔ لیکن باقی لوگ شاعر کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ پہلے قصیدہ ختم ہونے کے بعد اس نے پھر اجازت لی۔ اور اجازت سے پھر ایک قصیدہ سنانا شروع کیا۔ وہ بھی فارسی میں تھا۔ اور اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخاطب تھے۔ اس کا مضمون کچھ اس قسم کا تھا۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت اور اس کو روشنی پہنچانے کے لئے مامور کیا اور آپ کا لایا ہوا نور دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیل گیا۔ پھر وہ متعدد ممالک کا نام لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ اس مضمون سے گریز کرتا ہوا ادھر آتا ہے کہ کاٹھیا واڑ دیا ایسا ہی کوئی علاقہ اس نے ہندوستان کا بتایا ہے) کہ وہاں میں گیا۔ اور وہاں لوگ آپ کے نام سے ناواقف تھے اور آپ کی تعلیم کسی تک نہیں پہنچی تھی۔ آخر میں چند شعر آپ کو غیرت دلانے کے لئے تھے۔ اور ان کا مضمون یہ تھا۔ کہ اے مسیح موعود! کیا آپ اس علاقہ کے لئے مبعوث ہی نہیں ہوئے تھے؟ یا آپ کے پیغام کو اس علاقہ میں ناکامی ہوئی جب وہ آخری شعر پڑھنے لگا۔ تو مجلس مسحور ہو گئی۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی متاثر نظر آتے تھے۔ اور بار بار ذکر الٰہی کرتے تھے۔ اس کے بعد پھر اس نے مزید کلام پڑھنے کی اجازت لی۔ اور پھر ایک فارسی نظم پڑھنی شروع کی جس میں احمدیہ جماعت مخاطب تھی۔ اشعار کا مطلب یہ تھا۔ کہ اے احمدیو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اور تقویٰ طہارت اور پرہیزگاری کا مادہ اس میں رکھا اور اگر وہ غلطی کر بیٹھے۔ تو توبہ اور استغفار اور خدا سے معافی مانگنے کی طاقت اور رغبت اس میں پیدا کی۔ لیکن لومڑی میں اس نے یہ خصلتیں نہیں رکھیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک لومڑی تمہارے اندر داخل ہو گئی ہے۔ اور بہت ہی توبہ۔ استغفار اور انابت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے تمہارے اندر رسوخ پیدا کر رہی ہے اور تم اس کے اظہار خیالات پر خوش ہو۔ حالانکہ تم نہیں سوچتے۔ کہ جو مادہ خدا تعالیٰ نے اس میں پیدا ہی نہیں کیا۔ اس کا اظہار اس سے کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہ مادہ تو انسانوں میں پیدا کیا گیا ہے۔ اگر انسان ایسی باتیں ظاہر کریں۔ تو تم دھوکے میں آسکتے ہو۔ کہ شاید یہ دہی ہو۔ لیکن اگر ایک لومڑی ایسی باتیں کرے۔ تو پھر دھوکہ لگنا ممکن ہی کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو چیز خدا تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کی۔ وہ اس سے کس طرح ظاہر ہو سکتی ہے

اس وقت یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تمثیلی زبان میں پیدا ہونے والے کسی فتنہ کا ذکر کر رہا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ عارضی طور پر تبدیلی ظاہر کرنے والوں کو مستقل اور مجرب لوگوں پر ترجیح کس طرح دی جا سکتی ہے۔ وہ تبدیلی کتنی بھی شاندار نظر آئے۔ بہر حال اس میں منافقت کا امکان موجود ہے۔ لیکن ایک مستقل وفاداری اور نیکی خواہ بظاہر چھوٹی ہی نظر آئے۔ وہ زیادہ قابل اعتبار ہے۔

ہاں مجھے یاد آیا کہ اس رؤیا کے شروع میں میں نے دیکھا کہ کسی سرکاری افسر نے کوئی تقریر ایسی کی ہے۔ جس میں احمدیت پر کچھ اعتراضات ہیں۔ اس کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک پبلک فون کی جگہ پر چلے گئے ہیں۔ اور فون پر اس کی تردید شروع کی ہے۔ مگر بجائے آپ کی آواز فون میں جانے کے ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اس فون میں آپ نے ان سب اعتراضوں کو رد کیا ہے۔ جو اس افسر کی طرف سے کئے گئے تھے۔

(۳)

اگست کے شروع میں الہام ہوا۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۲) اے خدا میرے والدین پر رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے ایسی عمر میں پالا تھا جب میں کسی کام کے قابل نہ تھا یعنی اب جبکہ وفات کے بعد وہ نئے اعمال سے محروم ہو گئے ہیں جس طرح میں بچپن میں اعمال سے محروم تھا تو اس وقت جو انہوں نے میری خدمت کی تھی۔ اب اس کے بدلہ میں تو ان کی مدد کر۔

(۴)

میں نے دیکھا کہ میں ایک چبوترہ پر بیٹھا ہوں۔ اتنے میں چبوترہ کے نیچے دامن میں ایک شخص مجھے نظر آیا۔ جو سر سے پیر تک ایک سفید چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ اور دو تین پگڑیوں کے برابر ایک سفید پگڑی اس نے باندھی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے کہا۔ میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میں کچھ گھبرا سا گیا۔ اور حیران سا ہوا کہ یہ شخص پہرہ داروں کی موجودگی میں گھر میں گھس آیا ہے۔ اور اسے کہا یہ ملاقات کا کونسا وقت ہے۔ اس پر اس شخص نے نہایت افسردہ لہجہ سے کہا۔ کہ میں ۳۲ سال کے عرصہ کے بعد ملنے آیا ہوں۔ اور آپ کہتے ہیں۔ یہ کونسا وقت ہے۔ اس شخص کے بولنے پر میں نے فوراً اسے پہچان لیا۔ اور کہا۔ اچھا شادی خاں صاحب ہیں۔ آپ کب آئے۔ اور اتنا عرصہ کہاں رہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں سیالکوٹ میں رہا۔ (شادی خاں صاحب مرحوم مولوی عبد الکریم صاحب مرحومؓ اور حافظ روشن علی صاحبؓ کے خسر تھے۔ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور ہجرت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے۔ غالباً ۲۳ء میں وہ فوت ہوئے تھے) میرے اس جواب پر وہ چبوترہ پر چڑھ کر آگئے۔ اور میری دائیں طرف بیٹھ گئے۔ تب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کا حال کیسا ہے۔ اور آپ آج کل کیا کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا اچھا حال ہے۔ اب کچھ کمزوری ہو گئی ہے۔ جب میں جماعت سیالکوٹ کے سامنے جمعہ کا خطبہ دیتا ہوں۔ تو میرا دایاں پاؤں کچھ سوج جاتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا آپ کی والدہ کا کیا حال ہے۔ تو کہا وہ تو فوت ہو گئی ہیں (وہ ان کی وفات سے چند سال پہلے فوت ہو گئی تھیں اور وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کے لئے ہجرت کر کے قادیان آگئی تھیں۔ غالباً اسی نوّے سال کی عمر پا کر فوت ہوئی تھیں)

شادی خاں نام خوشی پر دلالت کرتا ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ کوئی خوشی کے سامان پیدا کرے۔ یوں بھی ایک وفات یافتہ نیک اور بزرگ آدمی کا دیکھنا مبارک ہوتا ہے۔ مگر مرحوم کا تو نام ہی شادی خاں تھا

(۵)

میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع سٹیشن پر ہوں (یہ رؤیا ۲۹ر اور ۳۰ر اگست کی درمیانی شب کی ہے) مجھے کسی نے بتایا کہ ویٹنگ روم میں چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بھی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں ان سے ملنے کے لئے گیا۔ وہ ویٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ جو حکومت کے افسر معلوم ہوتے تھے مگر یہ بھی معلوم ہوتا

تھا۔ کہ ان لوگوں میں ڈاکٹر اقبال صاحب مرحوم بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں وہاں جاکر بیٹھ گیا چودہری صاحب سے کوئی بات کرنی مجھے یاد نہیں۔ ایک شخص کمرہ میں داخل ہوا۔ اور اس نے ایک پلندہ ڈاک کا جو رسی سے بندھا ہوا تھا۔ سامنے رکھ دیا کہ آپ کی ڈاک آئی ہے۔ اس پلندہ میں علاوہ پوسٹ آفس کے ذریعہ آنے والی ڈاک، کے کچھ دستی رقعے بھی ہیں۔ جو معلوم ہوتا ہے دفتر نے ڈاک کے ساتھ رکھ دیئے ہیں۔ ان دستی خطوں میں سے ایک خط جو میں نے کھولا تو اس میں سے ایک ایک روپے کے چند نوٹ نکلے ہیں۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے نذرانہ کے طور پر دیئے ہیں۔ چونکہ کئی لفافے ایک ہی شکل کے تھے۔ میں نے سمجھا ان سب میں کچھ رقم نذرانے کی ہے۔ میں وہاں سے اُٹھ کر اپنے ویٹنگ روم کی طرف چل پڑا۔ اس ویٹنگ روم کے سامنے چند احمدی لیٹے ہوئے تھے۔ جن میں ایک بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بھی تھے۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا۔ کہ یہ ڈاک آپ مجھے پہنچا دیں۔ اور خود اپنے ویٹنگ روم کی طرف چل پڑا۔ جب میں واپس جا رہا تھا۔ تو ایک پولیس کا افسر مجھے ملا اور اس نے کہا۔ ہمیں رپورٹ ملی ہے۔ کہ یہاں جوا بہت کھیلا جاتا ہے۔ اور آپ کی نسبت بھی رپورٹ ملی ہے۔ کہ آپ نے جوا کھیلا۔ چنانچہ آپ کی جیب میں کچھ روپیہ ہے وہ کہاں سے آیا ہے۔ میں نے کہا کچھ لوگوں نے نذرانہ دیا ہے۔ وہ میری جیب میں ہے۔ اس نے کہا اگر نذرانہ ہوتا۔ تو کچھ چاندی کے روپے بھی ہوتے۔ یہ تو سب نوٹ ہیں۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ میں نذرانہ دینے والے کو کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ تم بیچ میں چاندی کے روپے بھی دو۔ یہ کہہ کر میں ویٹنگ روم میں گھس گیا۔ دروازہ میں داخل ہونے سے پہلے بھائی عبدالرحمٰن صاحب نے مجھے لاکر ڈاک دے دی۔ اور میں لفافوں کے متعلق میں سمجھتا تھا کہ ان میں نذرانہ ہے۔ وہ میں نے جیب میں ڈال لئے۔ جیب میں ڈالتے ہی وہ لفافے آپ ہی کھل گئے۔ اور ان میں سے روپے اچھل کر میری جیب میں آپڑے۔ ان میں سے کچھ روپے چاندی کے معلوم ہوتے تھے۔ اور کچھ نوٹوں کی صورت میں۔ کچھ دیر کے بعد میں پھر ویٹنگ روم سے نکلا۔ تو اسی پولیس افسر نے پھر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور کہا کہ ہمیں رپورٹ ملی ہے۔ کہ آپ نے جوا کھیلا ہے۔ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ ہم آپ کا بیان لینا چاہتے ہیں۔ وہ شخص مجھے اپنے ساتھ لے کر چلا۔ اور میرے دل میں خواہش ہوئی۔ کہ میں جماعت احمدیہ کو اس واقعہ کی اطلاع دے دوں۔ چلتے چلتے تین جگہ پر ہم لوگوں کے ہجوم میں سے گذرے۔ ہر ہجوم میں سے گذرتے ہوئے میں نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اے لوگو! اگر تم میں کوئی متقی اور نیک بندہ ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ کو اطلاع کر دے۔ کہ پولیس مجھے اس طرح گرفتار کر کے لئے جا رہی ہے۔ اور ان کا منشاء یہ ہے کہ مجھے طرح طرح کے دکھ پہنچائیں۔ تاکہ ان کے دکھوں سے تنگ آکر میں جھوٹ بول کر ان کے الزام کی تصدیق کر دوں۔ تین متفرق موقعوں پر میں نے یہی اعلان کیا۔ اس کے بعد پولیس لوگوں سے دور مجھے ایک جگہ پر لے گئی۔ وہ سورج کے غروب کے بعد کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ جس میں تھوڑی تھوڑی روشنی ہوتی ہے۔ اسی وقت دو تین اور پولیس افسر بھی آ گئے۔ جن میں سے ایک انگریز ہے۔ انہوں نے مجھے ایک جگہ پر کھڑا کر دیا۔ اور لوہے کے تکید اربند میرے بازوؤں اور پنڈلیوں میں باندھ دیئے ہیں۔ یہ وہ لوہے کے تکے بہت تکیدار ہیں۔ اور پٹی کی طرح باندھے جا سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ بجلی کی تاریں لگی ہوئی ہیں۔ اور بجلی کی رَو ان میں چھوڑ کر جب ان پر ہتھوڑا مارا جاتا ہے۔ تو انسانی اعصاب کو ایسا صدمہ پہنچتا ہے۔ کہ وہ تکلیف اس کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ اور اس ذریعہ سے پولیس جو بیان چاہے دلوا دیتی ہے۔ جب یہ پٹیاں ان لوگوں نے باندھ لیں۔ اور میں نے سمجھا کہ اب یہ عذاب دے کر مجھ سے کوئی جھوٹا بیان دلوانے کی کوشش کریں گے۔ تو میں نے اس وقت اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے یہ دعا کی۔ کہ اے اللہ میں کمزور انسان ہوں۔ اور میری صحت بھی بہت گر گئی ہے۔ جسمانی تکلیف کے برداشت کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ قسم قسم کی تکلیف دے کر مجھ سے کوئی جھوٹا بیان دلوائیں۔ اے خدا تو میری مدد کر یا اس عذاب کو ٹلا دے یا اس کی برداشت کی مجھے طاقت دے۔ تا ایسا نہ ہو کہ میں تکلیف برداشت نہ کر کے اپنی جان بچانے کے لئے کوئی غلط بیانی کر بیٹھوں۔ جس سے میری روحانیت کو کوئی نقصان پہنچے۔ یا وہ جماعت کی بدنامی کا موجب ہو۔ میری اس دعا کے معاً بعد پولیس افسروں میں سے ایک نے ایک ہتھوڑی اس لوہے کی پٹی پر ماری۔ جو میرے پاؤں پر باندھی گئی تھی۔ وہ یہ تجربہ کرنا چاہتا تھا۔ کہ تعذیب کا سامان کس حد تک مکمل ہو گیا ہے۔ لیکن اس ہتھوڑی کی ضرب مجھے

بالکل محسوس نہیں ہوئی۔ سوائے اس کے جیسے کوئی انگلیوں سے چھوتا ہے۔ اس کے بعد مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ اور مجھے نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ کس کس رنگ میں اور کتنی دیر انہوں نے مجھے عذاب دیا۔ جب مجھے ہوش آئی تو میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور میرے پہلو میں وہ انگریز پولیس افسر بیٹھا ہے جو تعذیب میں شامل تھا۔ وہ سامنے کی طرف منہ کر کے زور زور سے بول رہا ہے۔ ہوش آتے ہی یوں معلوم ہوا۔ جیسے وہ یہ کہہ رہا ہے۔ کہ میرا تو اس معاملہ میں کوئی قصور نہیں۔ میں تو دوسرے ہندوستانی افسر سے کہہ رہا تھا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر اس نے اصرار کیا۔ اس پر میں نے اسے بڑے جوش سے کہا۔ تمہارا کیوں قصور نہیں۔ تم کو بھی سزا دی جائے گی۔ اس وقت میں نے سنا۔ کہ دور کنارہ پر شور کی آواز آئی۔ جیسے جنگ کی شدت میں لوگ آواز نکالتے ہیں۔ جس میں کوئی الفاظ نہیں ہوتے۔ میں نے سمجھا یہ احمدی نوجوان ہے۔ اور میں نے بلند آواز سے کہا۔ یہ شخص شور کیوں کر رہا ہے۔ اس پر دو رمیاں ان کے سرے پر بیٹھے ہوئے مجھے چودہری مشتاق احمد صاحب باجوہ نظر آئے۔ انہوں نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ کہ اس شخص کا فلاں نام ہے (جو مجھے بھول گیا) آپ تو اس پر خفا ہو رہے ہیں۔ کہ یہ شور کیوں کر رہا ہے۔ اور میاں بشیر احمد صاحب اس پر اس لئے ناراض ہو رہے ہیں کہ تو کنارہ پر حملہ کر کے کیوں لوٹ آیا۔ تو اس جگہ تک کیوں نہیں پہنچا جس جگہ خلیفۃ المسیح تھے۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ اعلان جو میں نے مختلف ہجوموں میں کیا تھا اس کو کسی نیک آدمی نے جماعت احمدیہ تک پہنچا دیا تھا۔ جس پر جماعت احمدیہ کے بہت سے نوجوانوں نے دیوانہ وار حملے کر کے مجھے چھڑوانے کی کوشش کی۔ اور وہ آواز بھی اسی سلسلہ میں سے ایک تھی۔ لیکن وہ لوگ نظر نہیں آتے تھے جنات کی طرح آنکھوں سے اوجھل تھے۔ بہر حال ان کی کوششوں اور اللہ تعالےٰ کے فضل نے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ کہ وہ لوگ جو تعذیب کے درپے تھے ڈر گئے۔ اور حالات بدل گئے۔ تب میں چارپائی پر سے اُٹھا۔ اور گھر کی طرف چل پڑا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں قادیان میں ہوں۔ جب مسجد مبارک والے چوک میں میں پہنچا۔ تو میں نے دیکھا کہ میرے ساتھ ایک گروہ احمدیوں کا بھی ہے۔ جو میرے پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہے۔ میں نے یہ سمجھ کر کہ تعذیب کی وجہ سے میرا بدن کمزور ہے۔ میں کہیں گر نہ جاؤں ان لوگوں سے کہا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ پھر میں نے مسجد مبارک کی پرانی سیڑھیوں پر چڑھنا شروع کیا۔ اور ان احمدی نوجوانوں کو اشارہ کیا۔ کہ میرے ساتھ رہتے جاؤ۔ اس وقت مسجد مبارک کی سیڑھیوں کے دروازہ میں سے اس انگریز پولیس افسر اور ہندوستانی افسر کے ہاتھ آگے آئے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے مصافحہ کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے حقارت سے منہ موڑ لیا۔ اور ان سے مصافحہ نہیں کیا۔ اس پر دونوں نے السلام علیکم بڑے زور سے کہا۔ میں نے ان کے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا کہ سلام کا جواب دینا تو ضروری ہوتا ہے۔ تب میں نے بادل ناخواستہ وعلیکم السلام کہا۔ اور سیڑھیاں چڑھنی شروع کر دیں۔ دارالمسیح کے دروازے پر میں نے دوستوں کو رخصت کیا۔ اور آپ گھر میں داخل ہوا۔ دروازہ کے اندر میں نے دیکھا کہ دروازہ کے ساتھ بہت سی زنجیریں بندھی ہوئی ہیں۔ اور ہر زنجیر کے ساتھ ایک کتا بندھا ہوا ہے۔ مگر وہ عجیب قسم کے کتے ہیں۔ مرغی سے لے کر بلی تک کے قد کے ہیں۔ وہ کتے میرے پاؤں کے چاروں طرف اپنی زنجیروں سمیت لپٹ گئے۔ میں نے طبعی کراہت کی وجہ سے اپنے پیر ان سے چھڑوائے۔ اور سامنے کے دالان میں گھس گیا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رہا کرتے تھے۔ اور خواب میں بھی اس جگہ موجود تھے۔ لیکن کتوں کے خیال سے میں دالان میں ٹھیرا نہیں۔ سامنے کے صحن میں چلا گیا۔ وہاں خاندان کا ایک نوجوان کھڑا ہے۔ میں نے اُسے کہا۔ تم نے اتنے کتے کیوں باندھ چھوڑے ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بات کرنی تھی۔ مگر کتوں کی نفرت کی وجہ سے ادھر باہر آنا پڑا۔ اس نوجوان نے کتوں کو دھکیل کر دروازے بند کر دیئے۔ اور مجھے کسی نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بلاتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں کہ کیا بات ہوئی؟ میں اندر گیا تو دیکھا ایک وسیع تخت پوش پر آپ بھی لیٹے ہوئے ہیں اور حضرت ام المومنینؓ بھی لیٹی ہوئی ہیں۔ میرے وہاں پہنچنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھ گئے۔ اور میں نے زمین کے فرش پر بیٹھ کر آپ سے مصافحہ کیا۔ آپ اس وقت دُبلے معلوم ہوتے ہیں مگر رنگ زیادہ سفید اور سُرخی مائل ہے۔ مصافحہ کرتے وقت میں نے ہاتھ کو بوسہ بھی دیا۔ اور مجھے رقت آ گئی۔ میری رقت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگ گئے۔ اور حضرت ام المومنینؓ بھی رونے لگ گئیں۔ جس کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔ اور اسی رقت کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

بتاؤ کیا واقعہ ہوا ہے۔ میں نے سب واقعہ سنایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ پر افسردگی کے آثار بڑھتے چلے گئے۔ جب میں سب واقعہ سنا چکا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ افسوس ان لوگوں نے تو ہمارا ان کے ساتھ مل کر رہنا بھی مشکل بنا دیا ہے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

جوا ایک ایسا فعل ہوتا ہے۔ جس میں بغیر انجام کے واضح ہونے کے انسان اپنے مال کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ ممکن ہے اس سے مراد یہ ہو کہ پاکستان یا ہندوستان کی حکومت احمدیوں پر کوئی سیاسی شبہ کرے گی۔ سیاسی چالبازی بھی جوئے کے ہم رنگ ہوتی ہے۔ خدا تعالے نے بتایا ہے۔ کہ جماعت کا دامن ایسے داغ سے پاک ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسا شبہ کرینگے لیکن اللہ تعالے برداشت کی طاقت دے گا۔ اور ان وساوس کے شکاروں کے حیلوں اور تدبیروں سے نجات بخشے گا۔

(۶)

میں نے دیکھا (شروع ۱۹۵۴ء کی بات ہے) کہ احمدیہ جماعت کے متعلق کوئی فرشتہ کہتا ہے أُعْلِمَتْ بِهَا وَ أُعْجِبَتْ بِهَا یعنی فلاں امر کی اس کو خبر دی گئی۔ اور اس بات سے اُسے خوش کیا گیا۔ یہ حملہ سے پہلے کا الہام ہے۔ ممکن ہے اس میں اسی طرف اشارہ ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالے اس حملہ سے بچا لے گا۔ اور جماعت کو اس سے خوشی پہنچے گی۔ یا ممکن ہے۔ کہ کوئی اور خوشخبری مراد ہو۔ جو اللہ تعالے جماعت کو پہنچائے گا۔

(۷)

میں نے دیکھا کہ حضرت ام المومنینؓ کے متعلق کوئی کہتا ہے۔ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً یعنی خدا سے وہ راضی ہیں اور خدا اُن سے راضی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی بے لوث امدادی خدمات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اظہار خوشنودی

لاہور ۷ر اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے دفتر سے معلوم ہوا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے سیلاب زدہ علاقے میں مجلس کی امدادی خدمات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ایک خط کے ذریعہ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو حضور کی خوشنودی کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا ہے:

"ملت میں شائع شدہ دوران سیلاب میں خدام الاحمدیہ لاہور کی خدمتِ خلق کی رپورٹ ملاحظہ فرما کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدام کو شکریہ نیز فرمایا کہ اسی قسم کی خدمات اسلامی روح کو بڑھاتی ہیں۔ جزاکم اللہ واللّٰھم زد فزد

(الفضل ۵؍۱۰)

تحریک "زکوٰۃ" میں وصولی ماہ ستمبر ۱۹۵۵ء کی فہرست

نمبر شمار	نام معطی	مقام	رقم
۱-	مکرم حکیم محمد سعید صاحب منجانب جماعت احمدیہ	باری پارگام	۱۵ - - -
۲-	محمد صادق صاحب ———	حیدرآباد	۱ - ۱۰ - ۰
۳-	آئی محمد کنجو صاحب منجانب جماعت احمدیہ	کرونا گاپلی	۳۷ - ۸ - ۰
۴-	عبد الوہاب صاحب ———	کالیکوٹ	۸۰ - - - ۰
۵-	محمد عبد الحی صاحب ———	یادگیر (دکن)	۱۸۰ - - - ۰
۶	محمد عبد اللہ صاحب ———	پینگاڈی	۴۶ - - - ۰
		میزان	۳۶۰ - ۲ - ۰

اللہ تعالے سے دعا ہے کہ تحریک زکوٰۃ میں حصہ لینے والے ان مخلصین کے اخلاص اور اموال میں برکت دے۔ نیز انہیں خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

اخبار احمدیہ قادیان

۵ر اور ۸ر اکتوبر کو علی الترتیب فضل الٰہی خان صاحب کارکن نظارت امور عامہ اور ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے دونوں کے اہل و عیال مغربی پنجاب سے آئے۔

دیوان موہن لال صاحب اے۔ ایس۔ آئی ترقی پا کر ٹریننگ کے لئے پھلور چلے گئے ہیں۔ ان کی جگہ قادیان میں جیت رام چند صاحب سب انسپکٹر جالندھر سے تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ بہت تجربہ کار اور ملنسار افسر ہیں۔ ہم ان کی قادیان میں آمد پر انہیں خوش آمدید کہتے ہیں ۱۳ر اکتوبر۔ ملک صلاح الدین صاحب ایڈیٹر بدر اپنے گروہ سرکاری نظر سے … [illegible]

زائرین (۱) یکم اکتوبر۔ ربوہ سے سمیع اللہ صاحب ولد میاں سراج الدین صاحب … (مسجد اقصیٰ) اپنی کلباد … محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب مبلغ افریقہ آئے موصوفہ کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں بھی ہمراہ ہیں۔

(۲) ۴ر اکتوبر ربوہ سے غلام باری صاحب ولد سر… عبد الحمید صاحب تاجر قادیان)

(۳) ۷ر اکتوبر۔ لاہور سے چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل اور ترگڑی سے ملک عبد الکریم صاحب و ملک محمد دین صاحب رشتہ بشیر احمد صاحب ناصر ڈسپنسر احمدیہ شفا خانہ کے … اور جہاں زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے۔

(۱) ۵ر اکتوبر۔ عبد الرحمن صاحب پسر بابا غلام محمد صاحب

(۲) ۸ر اکتوبر۔ چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل

(۳) ۹ر اکتوبر۔ ملک عبد الکریم صاحب و ملک محمد دین صاحب زیارت کے بعد تشریف لے گئے۔

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ نمبر ۱

"پروفیسر قاضی محمد اسلم نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور خداداد فراست کی مدد سے فلسفہ اور نفسیات کے خشک مضامین کو مقبول اور ہر دلعزیز بنانے میں بہت اہم پارٹ ادا کیا۔"

علاوہ ازیں پنجاب یونیورسٹی ریڈیو پاکستان نے بھی آپ کے لاہور سے تشریف لے جانے کو محسوس کیا۔ کیونکہ ہر دو اداروں میں بصیرت افروز تقاریر اور مکالموں کی وجہ سے آپ کو خاص مقبولیت حاصل تھی۔

یکم اکتوبر خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے خدمت خلق کی اہمیت بیان فرمائی۔ اور جماعت کو مصیبت زدگان کی ہمدردی اور اعانت کی طرف توجہ دلائی حضور نے فرمایا کہ بعض نوجوان بعض اوقات لوگوں کی مخالفت کے باعث کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم دوسروں کی خدمت محض اللہ تعالے کی خاطر کرتے ہیں۔ لوگوں کی واہ واہ کی خاطر نہیں کرتے۔ اس لئے اگر لوگ ہماری خدمت کی قدر نہ بھی کریں۔ تو اس کی قطعاً پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسی صورتِ حال تو نیکی کرنے والے کے اجر و ثواب کو اور بھی بڑھانے والی ہوگی۔ حضور نے خدام الاحمدیہ لاہور کی تازہ خدماتِ خلق کو خاص طور پر سراہا۔ حضور نے جماعت کو سیلاب کے مصیبت زدگان کی خاص مدد کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور کی صحت ابھی درد نقرس کی وجہ سے کمزور ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(۲) تعلیم الاسلام کالج میں بجلی کا کنکشن مل گیا ہے۔

(۳) گزشتہ جمعرات جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم۔ اے نے جامعۃ المبشرین میں امریکہ کے مذہبی فرقوں کے بارے میں ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ طلباء و اساتذہ نے بہت سے سوالات دریافت کئے۔ جناب صوفی صاحب کے جوابات کے بعد پرنسپل صاحب نے فاضل لیکچرار کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(۴) ربوہ سے سرگودھا نیز لاہور کے لئے لاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

(۵) ۳۰ر ستمبر جمعہ کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز بیماری کے باعث نماز جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق خطبہ جمعہ مولانا ابو العطاء صاحب نے بیان کیا۔ اور نماز پڑھائی۔ (الفضل ۵؍۱۰)

ترسیل زر سے متعلقہ خط و کتابت مینیجر اخبار بدر سے کریں

اخبار عالم احمدیت

اگر احمدیت نہ آتی تو ہم عیسائی ہو گئے ہوتے اور ہمارے ملک میں اسلام کا نام و نشان نہ ملتا

(مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن نائیجیریا کے سیکرٹری کا بیان)

مشرقی و مغربی افریقہ کے مسلمانوں میں باہمی دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کے لئے ۲۳ رجون کو مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن ایسٹ افریقہ کا ایک وفد نائیجیریا پہنچا۔ اس ایسوسی ایشن کے سرپرست سر آغا خان ہیں۔ جب یہ وفد لیگس پہنچا اور اس کی رہائش کا انتظام اس جگہ کے مشہور تاجر مسٹر عیسیٰ ولیم کے ہاں کیا گیا۔ مسٹر عیسیٰ ولیم کے گھر پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد وہاں احمدیت کا ذکر چل پڑا۔ وفد کے لوگوں نے مسٹر ولیم سے کہا کہ تم لوگ جماعت احمدیہ کو کس طرح اپنے ملک میں برداشت کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا:-

"ہم بالکل جاہل تھے اور دین اسلام سے ناواقف۔ اگر احمدیت ہمارے ملک میں داخل نہ ہوتی۔ تو خدا جانے کئی صدیوں تک ہم اس جہالت میں پڑے رہتے"

اسی طرح اسی جگہ ایک اور اخباری نمائندوں کی میٹنگ میں جب کہ سر آغا خاں کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے مسلمانوں کے اتحاد اور مل کر کام کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی ایک غیر احمدی دوست نے جو کہ مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن لیگس کے سیکرٹری ہیں نائیجیریا کے مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے وفد کو بتایا کہ

"ہمارے آباؤ اجداد تعلیم سے بالکل بے بہرہ تھے۔ وہ صرف نام کے مسلمان تھے۔ اسلام کی حقیقت اور فلاسفی کا انہیں ذرہ بھر بھی علم نہ تھا۔ اگر احمدیت ہمارے ملک میں داخل نہ ہوتی تو ممکن تھا ہم کبھی کے عیسائی بن چکے ہوتے۔ اور آج نائیجیریا میں اسلام کا نام و نشان نہ ملتا۔ لیکن جب سے احمدیت نے ہمارے ملک میں پاؤں رکھا ہے نہ صرف یہ کہ ہمیں عیسائیت کے پنجہ سے نجات ملی۔ بلکہ ہم نے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی۔ اور اسی کے طفیل آج آپ لوگ چند ایک پڑھے لکھے مسلمانوں سے مل سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے کہ جس نے نائیجیریا میں سب سے پہلا سکول جاری کیا لیکن جہاں تک باقی مسلمانوں کا سوال ہے۔ وہ بالکل برائے نام مسلمان ہیں"

ایک اور غیر احمدی دوست نے نائیجیریا کے پریس کا ذکر کرتے ہوئے وفد کو بتایا کہ

"اگرچہ نائیجیریا میں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ لیکن حال یہ ہے کہ آج تک ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہ ہوا کہ ایک مسلمان اخبار جاری کرے۔ جس کے ذریعہ ہماری اولاد دین اسلام کی صحیح روح کو سمجھ سکیں۔ اگر کسی کو توفیق ملی ہے۔ تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے کہ جس نے ایک ہفتہ وار اخبار "THE TRUTH" جاری کر رکھا ہے"

اس سے اگلے روز شام کے پانچ بجے تمام مسلمانان لیگس کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں اہالیان لیگس کی طرف سے وفد کو خوش آمدید کہا گیا۔ جلسہ کی صدارت وہاں کے مقامی حاکم د صلو[illegible] نے کی۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی۔ جلسہ میں لیگس کے اکابر مسلمانوں کی تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر سنٹرل منسٹر آف ایجوکیشن نے کی۔ دوسری تقریر جناب نور محمد صاحب نسیم انچارج جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا نے کی۔ آپ نے وفد کو خوش آمدید کہنے کے بعد کہا کہ

"مسلمان خواہ دنیا کے کسی خطہ سے تعلق رکھیں، خواہ مختلف زبانیں بولنے والے ہوں یا مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہوں جب تک وہ مسلمان ہیں سب کے سب ایک ہیں کیونکہ ہمارا خدا ایک۔ ہمارا رسول ایک اور ہماری کتاب ایک ہی ہے"

مکرم نسیم صاحب کی تقریر کو اس قدر پسند کیا گیا۔ کہ کم از کم چار دفعہ صدر نے حاضرین کو بتایا کہ چونکہ مسٹر نسیم سیفی مشنری ہیں اس لئے اگر دیگر مقررین ان جیسی تقاریر نہ بھی کر سکیں تو تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ مشنری کو لوگوں سے خطاب کرنے کا زیادہ موقعہ ملتا ہے"

(الفضل ۱۳/۵ ص ۳)

سوئٹزرلینڈ میں جماعت کا مشن

معاصر "پیغام صلح" لاہور میں مکرم شیخ محمد طفیل صاحب ایم۔ اے کے سفر یورپ کے جو حالات شائع ہوئے ہیں۔ ان میں زیورخ میں جماعت احمدیہ قادیان کے مشن کا بایں الفاظ ذکر کرتے ہیں:-

"زیورخ میں قادیانی جماعت کا مشن"

"ہوٹل سے نکل کر میں نے شیخ ناصر احمد صاحب کے فلیٹ کا رخ کیا۔ جو ہیں قادیانی جماعت کے مشن کا دفتر بھی ہے۔ شیخ صاحب نے شادی بھی یہیں ایک سوس نومسلمہ سے کی ہے اور اس سے ایک بچہ بھی ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مشن کی کوشش سے دس افراد قبول اسلام کر چکے ہیں مختلف سوسائیٹیوں میں لیکچروں اور تقریروں کے دعوت نامے وصول ہوتے رہتے ہیں۔ اس دن شام کو بھی ایک قریبی شہر میں ان کی تقریر تھی۔ چونکہ سوئٹزرلینڈ میں جرمنی، فرانسیسی، اطالوی اور انگریزی سمجھی اور بولی جاتی ہے اس لئے ان تمام زبانوں میں لٹریچر سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے مشن کی طرف سے ماہوار ایک بلیٹین بھی شائع ہوتا ہے جسے شیخ صاحب خود ہی ترتیب دے کر ٹائپ کرتے ہیں۔ اور پھر دستی مشین سے چھاپتے ہیں۔ جرمن ترجمۃ القرآن کا ذکر اس سے قبل کر چکا ہوں شیخ صاحب نے اس پر نظر ثانی کرنے میں بڑی عرقریزی کی ہے۔ اس کے علاوہ مشن کے پاس جرمن زبان میں کچھ اور بھی لٹریچر ہے، مثلاً محمد صلعم — مسیح قرآن میں — عقائد اسلام وغیرہ وغیرہ — جو انگریزی کا لٹریچر پاکستان سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کا بھی سٹاک یہاں موجود ہے۔ شیخ ناصر احمد صاحب کا جو مضمون "مسیح قرآن میں ہے۔ اسلامک ریویو جنوری ۱۹۵۸ء کے ایشوع میں بھی شائع ہو چکا ہے"

(پیغام صلح ۵/۹/۲۹)

انگلستان میں تبلیغ اسلام

ٹیلی ویژن کے ذریعہ پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ

احمدیہ لنڈن مشن کی تبلیغی رپورٹ بابت ماہ جولائی و اگست کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

لنڈن کی پبلک کو اقوام عالم کے مذاہب اور طریق عبادت سے متعارف کرانے کے لئے ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام "انسان خدا کی تلاش میں" بالاقساط شروع کیا گیا۔ پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر میہو نے اس غرض سے مختلف ممالک کا دورہ بھی کیا۔ مذہب اسلام کے متعلق مسٹر میہو کے سوال و جواب جن لوگوں نے دیا۔ افسوس کہ وہ خود بھی پوری طرح اسلام سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں چنانچہ مسئلہ تقدیر کے متعلق بتایا کہ اسلامی نظریہ کے مطابق انسان زندگی بھر اپنے اعمال میں اپنی تقدیر سے مجبور رہتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے متعلق بتایا گیا کہ اسلام میں عورتوں کا درجہ حقوق اور ترقی کے لحاظ سے مردوں سے کم رکھا گیا ہے۔ امام مسجد لنڈن جناب چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے میہو کو خط کے ذریعہ صحیح اسلامی تعلیم سے اطلاع دی۔ کہ مسٹر میہو نے جواباً اظہار افسوس کیا اور چوہدری صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

اسی طرح ایک مقامی اخبار Evening Star derdel [illegible] نے حضرت عمرؓ کے متعلق غلط بیانی کی کہ آپ نے اسکندریہ کی عظیم لائبریری نذر آتش کر دی گئی۔ امام صاحب نے اس گمراہ کن غلط بیانی کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے مستند مورخین کی کتب کے حوالوں سے الزام کی تردید کی۔ اس پر ایڈیٹر نے صد درجہ افسوس کا اظہار کیا۔ اور معافی چاہتے ہوئے امام صاحب کا خط شائع کر دیا۔ اس پر کئی انگریز قارئین کے تعریفی خطوط موصول ہوئے۔

اسلام کی خوبیوں پر مشہور تقریر

عرصہ زیر رپورٹ میں عید الاضحیہ کی تقریب پر پانچ صد افراد نے شرکت کی۔ نماز عید امام صاحب نے پڑھائی اور پون گھنٹہ تک عید کی اہمیت قربانی کی غرض اور متعلقہ امور پر خطبہ دیتے ہوئے ان غلط خیالات کی تردید فرمائی جو مغرب میں اسلام کے متعلق پھیلے ہوئے ہیں۔ نماز عید کے بعد دعوت طعام پر انگریزی کے مشہور و معروف مصنف شاد سمنڈ نے تقریر کی۔ پہلے تو امام صاحب کو بلیغ بصیرت افروز اور پُر از حقائق خطبہ پر مبارکباد پیش کی اس کے بعد فرمایا۔

"اگرچہ میں عیسائی ہوں لیکن پھر بھی اسلام کی اعلیٰ اور قابل عمل تعلیم سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا بعض نادان لوگ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جنگجو کہتے ہیں لیکن میں نے انکی زندگی کا بغور مطالعہ کیا ہے اور آپکو صد درجہ رحمدل فیاض دل اور خدا رسیدہ پایا ہے۔ آپ نے تلوار اسی صورت میں اٹھائی جو مخالفین کی [illegible] صداقت کے اور تمام ذرائع کو ناکام بنا دیا گیا۔ اور دشمن مسلمانوں کی ہستی کو ہی ختم کرنے پر تل گیا تھا۔ سب بعض مقامی اخبارات نے عید کی رپورٹ اور عید کا فوٹو بھی شائع کیا۔

"چولہ صاحب" کی زیارت

(از مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل ادیب فاضل قادیان)

حضرت بابا نانک صاحبؒ کو رحلت فرمائے چارسو سال گذر چکے ہیں۔ مگر آپ کے صلح کل ہونے، انسانیت سے محبت اور ہمدردی ایک خدا کی پرستش اور اسلام سے فدائیت سے آپ کو بقائے دوام حاصل ہوگئی ہے۔ کہ تاریخ کبھی آپ کے نام کو فراموش نہیں کرسکے گی۔

علاوہ اس کے کہ جنم ساکھیوں اور دیگر مذہبی تاریخی کتب میں آپ کی زندگی کے ایمان افروز واقعات ملتے ہیں۔ آپ کی مقدس یادگاریں جو ابھی تک محفوظ ہیں آپ کی پاک زندگی کا پتہ دیتی ہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدا تعالے کی طرف سے رویاء کے ذریعے حضرت باوا جی کی اسلام سے محبت اور فدائیت کا علم دیا گیا تو آپ نے علاوہ سکھ کتب سے ایسے حوالہ جات تلاش کرانے کے ڈیرہ بابا نانک میں رکھے ہوئے آپکے اس تبرک کی بھی زیارت کی جسے "چولہ صاحب" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جو اب تک باوا کابلی مل کے خاندان کے پاس صحیح وسالم موجود ہے۔

سیدنا حضرت مسیح الموعود علیہ السلام چند خدام کے ساتھ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء میں بمقام ڈیرہ بابا نانک وہ یادگار "چولہ" دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چولہ حضرت باوا جی کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے خلعت کے طور پر عطا ہوا تھا۔ جس پر اذن الہیٰ سے قرآنی آیات واسماء الہیہ لکھے ہوئے ہیں۔ جو آج بھی صاف طور پر پڑھے جا سکتے ہیں چنانچہ حضور علیہ السلام نے زیارت کے بعد "چولہ صاحب" کا خاکہ اپنی کتابوں میں شائع کیا تا یہ مقدس یادگار ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے چنانچہ شمع احمدیت کے پروانے جہاں بھی جاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں ساتھ لے جاتے ہیں۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے "چولہ صاحب" کی اشاعت دنیا کے ہر ملک میں ہو چکی ہے بخود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اس مقدس یادگار کے بارہ میں فرماتے ہیں ؎

یہی پاک چولہ ہے سکھوں کا تاج
یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے جو نوروں سے معمور ہے
جو دور اس سے اُس سے خدا دور ہے

ایک مدت سے اس مقدس یادگار کے دیکھنے کی آرزو تھی۔ جس کا سامان یوں ہوا کہ ایک سکھ دوست نے مجھے وہاں آنے کی دعوت دی ہم نے چولہ صاحب کی زیارت کے ساتھ مشروط کیا تو انہوں نے اس کا انتظام کرکے اطلاع دی۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اسے پسند فرمایا کہ کچھ دوست ڈیرہ بابا نانک جاکر "چولہ صاحب" دیکھیں۔ لہذا خاکسار اور مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری اور مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب کو جانے کی اجازت مرحمت فرمائی حسنِ اتفاق سے محترمی شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ نے اسی روز سلسلہ کی طرف سے ایک ضروری کام کے لئے ڈیرہ بابا نانک جانا تھا۔ اس لئے وہ اور مکرم فضل الہٰی خاں صاحب بھی اس قافلہ میں شامل ہو گئے۔ علاوہ ازیں محمد اسمٰعیل صاحب گجراتی درویش جو آجکل ڈیرہ بابا نانک میں دھوبی کا کام کرتے ہیں۔ اس روز قادیان سے ڈیرہ جا رہے تھے۔ ہم ڈیرہ بابا نانک پہنچے تو ہمارے دوست نے بڑے تپاک سے ہمارا خیر مقدم کیا۔ اور "چولہ صاحب" کے محافظوں کو چولہ صاحب کی زیارت کے لئے آنے کی اطلاع بھجوا دی تاکہ وہ ضروری تیاری کریں۔

"چولہ صاحب" کی زیارت

ہم سب پہلے اس گوردوارہ میں گئے جو حضرت باوا جی کے اس سرزمین میں ڈیرہ لگانے کی یادگار کے طور پر قدیم سے بنا ہوا ہے۔ گوردوارہ کے منیجر سردار بسنت سنگھ صاحب نے بڑے پریم اور محبت سے اس کی زیارت کرائی اور گوردوارہ کے متعلق تاریخی حالات پر بھی روشنی ڈالی اس گوردوارہ میں قابلِ دید چیز "گرنتھ صاحب" کا ایک قلمی نسخہ بھی ہے۔ جس کے حاشیہ پر رنگا رنگ کے بیل بوٹے اس طور پر بنائے گئے ہیں کہ ہر ایک صفحہ کا نمونہ دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔ اس طرح اس ضخیم کتاب کا ہر صفحہ فن کاری کا نیا نمونہ پیش کرتا ہے۔ باوجود اس قدر محنت کے کاتب نے اپنا نام اور پتہ تحریر نہیں کیا۔ جو اس کی انکساری کو ظاہر کرتا ہے۔ بعدازاں ہم بابا کابلی مل صاحب کی حویلی گئے۔ جہاں سردار بھگوان سنگھ سنت سنگھ اور سندر سنگھ صاحبان متونیان چولہ صاحب نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ اور ہمیں ایک چھوٹی سی نگر پختہ اور صاف ستھری کوٹھڑی میں لے گئے۔ جہاں چولہ حضرت بابا نانک صاحبؒ سینکڑوں رومالوں میں لپٹا ہوا رکھا رہتا ہے۔ جب ہم اس کوٹھڑی میں "چولہ صاحب" کے گرد اگرد بیٹھ گئے۔ تو دو عمر رسیدہ بھائیوں نے (سردار بھگوان سنگھ صاحب و سردار سنت سنگھ صاحب) باری باری چولہ صاحب سے رومال اتارنے شروع کئے۔ اگرچہ ہمارے پہنچنے سے پہلے بیشتر حصہ رومالوں کا اتار چکے تھے۔ تاہمیں زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے۔ البتہ ہماری موجودگی میں ۱۴۵ رومال اتارے گئے۔ حتیٰ کہ وہ مقدس یادگار نظر آگئی۔ جس کی زیارت کے لئے ہم سب چشم براہ تھے۔!!

چولہ صاحب کپڑا ملائم اور گفدار تھا مگر مرور زمانہ نے اسے ہلکے بھورے رنگ میں تبدیل کر دیا ہے۔ باوجود اس کے عبارات نمایاں اور صاف طور پر پڑھی جا سکتی ہیں۔ جو سیاہ روشنائی سے خوشخط لکھی ہوئی ہیں۔ ہمارے سامنے چولہ کا جو حصہ تھا۔ اس پر ایک طرف حسب ذیل الفاظ درج تھے۔

یا قائم۔ یا دائم۔ یا لطیف انکے اوپر ایک دائرہ کی صورت میں جلی قلم سے آیۃ الکرسی لکھی ہوئی تھی جس کے الفاظ "وَسِعَ کُرسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ" تو بالکل ہمارے سامنے تھے۔ ہمارے سامنے والے دوسرے دامن پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص لکھی ہوئی تھیں۔ جسے ہم نے بآواز بلند پڑھا۔ تمام عبارات عربی رسم الخط میں تحریر تھیں۔ چولہ صاحب کے دونوں پہلوؤں کے مختلف حصوں پر مختلف ہندسے لکھے ہوئے تھے جن کے متعلق بتایا گیا کہ یہ ابجد کے طریق پر عبارتیں مختصر کرکے لکھی گئی ہیں۔ سردار بھگوان سنگھ صاحب و سنت سنگھ صاحب متولیان چولہ صاحب بھی ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ان عربی عبارتوں کو پڑھتے اور بعض لفظ ہم سے پوچھ کر یاد کرتے جاتے تھے۔ تقریباً پندرہ بیس منٹ تک ہم سب ایمان افروز اور روح پرور نظارہ سے لطف اندوز ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سردار سنت سنگھ صاحب نے بتایا کہ بڑے مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) تے پیلدے والد صاحب کے زمانہ میں یہ چولہ صاحب دیکھا تھا۔ اس وقت بھی چولہ صاحب اسی کمرہ میں رکھا ہوا تھا۔ جہاں اب آپ نے دیکھا ہے نیز بتایا کہ بابا کابلی مل صاحب حضرت بابا نانکؒ کی نویں پشت میں تھے۔ اور ہم بابا کابلی مل صاحب کی پانچویں پشت میں ہیں۔ بابا کابلی مل جی نے یہ چولہ شہر سوہان (صوبہ بخارا) میں سے بھائی طوطا رام صاحب کے خاندان کی پانچویں پشت سے حاصل کیا تھا۔ بھائی طوطا رام صاحب کو یہ تبرک گورو ارجن دیو جی کی طرف سے دیا گیا تھا۔

شکریہ

اس موقعہ پر ہم سردار سنت سنگھ صاحب و سردار بھگوان سنگھ صاحب و سندر سنگھ صاحب برادران کے شکر گذار ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت فراخدلی سے "چولہ صاحب" کی زیارت کرائی اور دیگر معلومات بہم پہنچائیں۔

ملاپ کے نامہ نگار کی غلط بیانی (بقیہ صفحہ ۲)

(بقیہ صفحہ ۲)

بھی رہتے ہیں۔ وہاں کی قائم شدہ حکومت کے وفادار ہوتے ہیں۔ اور ہر رنگ میں حکومت کے قانون اور دستور کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ بات انکے بنیادی اصول اور مذہبی عقائد میں شامل ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ اور کسی صورت میں بھی سٹرائیک۔ تحریک عدم تعاون اور بغاوت یا کسی غیر قانونی کارروائی میں شامل نہ ہوں۔"

اپنی حکومت سے درخواست

ان حالات میں ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ان اخباروں اور نامہ نگاروں کے خلاف جو خواہ مخواہ ایک امن پسند اور پابند قانون جماعت کو آئے دن بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مناسب اور مؤثر کارروائی عمل میں لائے۔ تاکہ ایسے شرارت پسند لوگوں پر واضح ہو جائے کہ ہماری سیکولر گورنمنٹ میں فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے کی کارروائیاں پنپ نہیں سکتیں۔ قادیان کے احمدیوں کے خلاف اس سے قبل بھی اس قسم کی بے بنیاد اور شرانگیز خبریں شائع ہوتی رہی ہیں ایسی خبروں کا تکرار بتاتا ہے کہ ان فتنہ انگیزوں کے خلاف حکومت کی طرف سے مؤثر اقدام کی ضرورت ہے۔

امید ہے کہ افسرانِ متعلقہ مؤثر کارروائی عمل میں لاکر ایک بین الاقوامی اور پُرامن جماعت کو شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

سیلاب و باران زدہ علاقوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات

۱۔ مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ علاقہ میں جماعت احمدیہ نے جو خدمات سرانجام دیں ان کا مختصر سا خاکہ بنگلہ کے ایک روزنامہ "سنگباد" میں حسب ذیل الفاظ میں بیان ہوا ہے:۔

"امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدہ کھائیوں کی مدد کے سلسلے میں ہر احمدی سے کھانا، کپڑے اور نقدی دینے کی اپیل کی ہے۔ آپ نے اپنی طرف سے بھی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کی معرفت دو ہزار روپیہ ارسال فرمایا ہے۔ اور مزید روپیہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ نیز آپ نے مشرقی پاکستان کے لئے ایک سیلاب کمیٹی بنائی ہے۔ ڈھاکہ، نارائن گنج اور تیج گاؤں کے علاقہ کے دیہات میں انجمن احمدیہ کے والنٹیئر گھوم گھوم کر امدادی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ چاول۔ دودھ دال اور دوائیاں ان کے ساتھ ہوتی ہیں جنہیں وہ تقسیم کرتے ہیں اس کے علاوہ انہوں نے سیلاب زدگان میں نقدی بھی تقسیم کی ہے۔ نارائن گنج کے علاقہ میں ۵ والنٹیئر تین ریلیف کیمپوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور سچل پاڑہ اور بنگلہ میں اچھوت اقوام کے سیلاب زدگان کو انہوں نے کھانے کی اشیاء اور دوائیاں بھی پہنچائی ہیں۔ آٹھ نوجوانوں کی ایک پارٹی نرسندی کے علاقہ میں دوائیاں اور ٹیکے وغیرہ دینے کے لئے دورہ کر رہی ہے۔ تیج گاؤں کے والنٹیئر روٹری کلب والوں کے ساتھ مل کر ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔

(سنگباد ڈھاکہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۵۵ء)

۲۔ بنگلہ کے مشہور اخبار "ملت" نے اپنی ۲۸ر ستمبر کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"گذشتہ ۲۵ر ستمبر کو جماعت احمدیہ کے ریلیف ورکرز کا ایک وفد نرائن گنج کے علاقہ بنگلہ میں سیلاب زدوں کی امداد کے لئے گیا۔ وفد نے وہاں پر چاول دودھ اور ادویات وغیرہ تقسیم کیں۔ جماعت احمدیہ کے ریلیف ورکرز کا جو وفد نرسندی میں گیا تھا۔ اس نے وہاں پر تقریباً چالیس ہزار افراد کو انجکشن دیا ہے۔ اور ضروری ادویات تقسیم کی ہیں۔ اس کے علاوہ نرسندی بازار کی صفائی کا کام بھی عوام کے ساتھ مل کر کر رہا ہے۔"

ضلع لاہور اور شیخوپورہ کے سرحدی دیہات میں

۳۔ ماہ ستمبر کے آخری عشرہ میں پنجاب میں بھی شدید بارشوں سے سیلاب کی صورت پیدا ہوگئی۔ چنانچہ لاہور میں مجلس خدام الاحمدیہ کے کم و بیش ایک صد خدام لاہور کے نشیبی اور دیگر متاثرہ علاقوں میں ریلیف کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان علاقوں میں مجلس کی طرف سے باقاعدہ بارہ امدادی مرکز قائم ہیں۔ تباہ حال بے خانماں جہاں جرین میں حقت آٹا تقسیم کیا گیا۔ مخدوش گھروں سے گھروں کے افراد کو محفوظ مقامات میں پہنچایا گیا۔ متعدد ڈوبتے مردوں اور عورتوں کی جانیں بچائی گئیں۔ مجلس نے مختلف علاقوں میں مکانوں کی چھتوں پر مٹی ڈالنے گلیوں اور سڑکوں پر گری ہوئی دیواروں کا ملبہ اٹھانے اور بارش سے بھیگے ہوئے لوگوں میں پارچات تقسیم کرنے کے علاوہ بیماروں کو ادویات بہم پہنچائیں۔

سیلاب کے خطرہ کے پیش نظر موٹر ڈرائیونگ۔ کشتی رانی۔ پیغام رسانی اور دیگر امدادی کاموں کے تربیت یافتہ خدام ضرورت پڑنے پر ہر خدمت بجالانے کے لئے نہ صرف خود کمربستہ رہے بلکہ قائد مجلس نے باقاعدہ طور پر بذریعہ تار ریلیف کمشنر پنجاب کو ریلیف کے کام میں مدد دینے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ جس کے جواب میں سیکرٹری حکومت پنجاب نے مجلس کی خدمات پر شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:۔

"قائم مقام وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام آپ کے ۴ر ستمبر ۱۹۵۵ء کے تار کے سلسلہ میں مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں خدمات کی ہمدردانہ پیش کش پر ریلیف کمشنر پنجاب کی طرف سے ان کا شکریہ آپ تک پہنچا دوں۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ کے خدام کو یہ مشورہ دیا جائے کہ وہ ضلع کے حکام سے بھی رابطہ پیدا کریں۔ اور ان کے متعلقہ علاقوں میں امدادی خدمات بجا لائیں۔"

چنانچہ اس ہدایت کے مطابق خدام کے ایک وفد نے جس میں ایک قابل ڈاکٹر بھی تھے سول ڈیفنس کے بعض حکام سے ملاقات کی۔ اور خدام کی امدادی سرگرمیوں سے تفصیلی طور پر مطلع کیا۔ حکام نے ان سرگرمیوں میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں سراہا۔ جب انہیں بتایا گیا کہ مجلس اب تک ایک سٹیشن ویگن اور ایک موٹر کار میں بارش زدہ علاقوں کا دورہ کرتی رہی ہے۔ امدادی پارٹیوں اور سامان کو متاثرہ دیہی علاقوں میں پہنچانے اور وسیع پیمانے پر تقسیم کے لئے ناکافی ہے۔ تو انہوں نے ایک گاڑی عطا کی۔

اطفال الاحمدیہ کی خدمات

چنانچہ اتوار کے روز اطفال الاحمدیہ کی ایک پارٹی جس میں پندرہ سال سے کم عمر کے بچے خشک اشیاء سے بھرے ہوئے تھیلے لٹکائے ہوئے رات کے آٹھ بجے تک لاہور اور شیخوپورہ کے سرحدی دیہات میں یہ اشیاء تقسیم کرتے رہے۔ اس طرح صرف اسی روز تین ہزار کی خدمت کا موقعہ ملا۔

خدام کی درخواست پر حکام متعلقہ کے اقدامات

بعض مقامات کا دورہ کرنے پر خدام کی امدادی پارٹیوں نے گندگی اور مویشیوں کی نازک حالت معلوم کر کے حکام متعلقہ سے فوری اقدامات عمل میں لانے کی درخواست کی جس پر حکام نے فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے وہاں کی صفائی کا انتظام کیا۔ جگہ جگہ جراثیم کش دوائیں چھڑکیں اور بیمار جانوروں کو ٹیکے بھی لگائے۔ اس کے نتیجہ میں ان بستیوں کے رہنے والوں نے جا بجا خدام سے ممنونیت کا اظہار کیا

بین الاقوامی امدادی انجمن کے نمائندے خدام الاحمدیہ کے دفتر میں

مجلس کے امدادی کام کا شہرہ سن کر اور اس سے متاثر ہونے کے بعد اتوار کے روز ایک بین الاقوامی امدادی انجمن "سروس سول انٹرنیشنل" کے مسٹر ولیفرید کورٹ اوران کے ایک ساتھی مجلس کے مرکزی امدادی دفتر میں تشریف لائے۔ انہوں نے مجلس کی امدادی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور مجلس کی امداد کو بہت سراہا۔ نیز امید ظاہر کی کہ مجلس اپنی امدادی سرگرمیوں کو اس جذبہ و جوش کے ساتھ آئندہ بھی جاری رکھے گی۔

سیالکوٹ میں ریلیف کا کام

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کے ماتحت بھی احمدی نوجوانوں نے منہانات میں خدمت خلق کا کام باقاعدہ جاری رکھا۔ بعض مکانات میں بھرتی ڈالی اور بعض شکستہ دیواروں کی مرمت کی۔

(باقی)

اعلان نکاح

محترمہ عذرا صاحبہ بنت مولوی عزیز الدین صاحب مرحوم ساکنہ جگاؤں ڈاکخانہ پوریني ضلع بھاگلپور بہار کا نکاح بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ شاہ تسنیم احمد صاحب ولد ڈاکٹر شاہ رشید الدین صاحب ساکن آرہ ضلع شاہ آباد بہار سے مورخہ ۸/۹/۵۵ء بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے پڑھا۔ احباب اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت } مورخہ ۲۶/۹/۵۵ء کو مکرمی گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کی عمر دراز کرے اور اسے دین کا سچا خادم بنائے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی مقیم لاہور نے گزشتہ دنوں کی شدید بارش میں خاکسار ایڈیٹر بدر کی کتب کو بچانے کی فکر میں اپنی ہزاروں روپیہ کی کتب و مسودات پانی کی نذر ہو جانے دیئے جس کا مجھے از حد صدمہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکے اخلاص کی ان کو بہترین جزا دے۔ صبر جمیل عطا کرے اور انکے نقصان کی تلافی کے سامان فرمائے۔ (۲) مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین کی بیماری کی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں (۳) مکرم خواجہ غلام محمد صاحب باندی پورہ اپنے اور مکرم خواجہ ثناء اللہ صاحب گنگت کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں (۴) ملیگاؤں میں فضل احمد صاحب پسر مکرم بابو تاج الدین صاحب سیکرٹری مال سرینگر۔ یادگیر میں سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت بیمار ہیں (۵) محمد ذکاء اللہ خان صاحب پتو کی ضلع لاہور نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے موجب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (۶) ملک نور محمد خان صاحب

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آگئی

قابل توجہ عہدہ داران و مخلصین جماعت

تحریک جدید کے سال رواں کا گیارھواں مہینہ جارہا ہے اور یہ اس سال کے وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ میعاد کے آخری وقت یعنی نومبر گزرنے سے قبل تحریک جدید کے تمام وعدہ کنندگان کے وعدے سو فیصدی ادا ہو چکے ہوں ایسے احباب کو جن کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ تاحال باقی ہے دفتر وکیل المال کی طرف سے انفرادی طور پر یاد دہانی کے لئے لکھا جا چکا ہے کہ احباب اس امر کی طرف خاص توجہ دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کروں گا۔ اس کا چندہ نہ ادا کرنا محض سستی ہے اور کچھ نہیں"

"یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے اگر آپ لوگوں کو اب اور آئندہ میں تکلیف کرنی پڑتی ہے تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی"

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"

امید ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کی روشنی میں احباب اپنے وعدہ جات سو فیصدی ادا کر کے اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کریں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

سیکرٹریان مال جماعت احمدیہ ہندوستان متوجہ ہوں

تقریباً اڑھائی ماہ کا عرصہ ہوا آپ کی خدمت میں آپ کی جماعت کے لئے فارم رپورٹ اصل آمد ۵۲-۵۳ء بھجوائے گئے تھے۔ اور ایک ماہ تک کی واپسی کے لئے لکھا گیا تھا مگر افسوس اتنا لمبا عرصہ گذر جانے اور پھر بذریعہ کارڈ اور مورخہ ۲۸/۹/۵۵ کو اخبار بدر میں اعلان کے ذریعہ یاد دہانی کرائی گئی۔ مگر سوائے چند جماعتوں کے اب تک فارم بعد تکمیل واپس نہیں آئے۔

اب پھر بذریعہ اعلان ہذا گذارش ہے کہ پندرہ دن کے اندر اندر فارم پر کر کے واپس فرما دیں ورنہ دفتر ان کے بجٹ کے مطابق لقایا جات تشخیص کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی نہ کہ دفتر پر۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

قادیان میں ریلوں کی آمد و رفت

یکم اکتوبر سے ریل گاڑی کے اوقات تبدیل ہوئے ہیں۔ اس لئے زائرین قادیان کی آگاہی کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔

اسٹیشن		(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
امرتسر	روانگی	۵ - ۲۸		۱۳ - ۴۵	۱۷ - ۴۰
بٹالہ	آمد	۴ - ۴۷		۱۴ - ۵۵	۱۸ - ۳۸
	روانگی	۷ - ۷	۹ - ۰	۱۵ - ۱۵	۱۹ - ۱۵
قادیان	آمد	۷ - ۴۵	۹ - ۳۵	۱۶ - ۰	۱۹ - ۵۰
قادیان	روانگی	۸ - ۵	۱۰ - ۲۰	۱۷ - ۰	۲۰ - ۱۵
بٹالہ	آمد	۸ - ۴۰	۱۱ - ۰	۱۷ - ۵۰	۲۰ - ۴۵
	روانگی		۱۱ - ۱۲		۲۱ - ۷
امرتسر	آمد	۱۲ - ۲۰			۲۲ - ۵

علاج کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مجوزہ سفر امریکہ

نظارت بیت المال ربوہ نے اعلان کیا ہے کہ امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے پیش نظر جو عرصہ دراز سے ناساز چلی آرہی ہے۔ نمائندگان کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ حضور کی خدمت میں امریکہ تشریف لے جانے اور وہاں اپنا علاج کروانے کی درخواست پیش کی جائے نیز یہ کہ اس غرض کے لئے ضروری فنڈ جمع کیا جائے حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کا سفر خرچ (جو پرائیویٹ سیکرٹری ڈاکٹر و دیگر خدام پر مشتمل ہوگا) کا اندازہ ... ہزار روپے کیا گیا۔

نمائندگان نے اس نیک تجویز کا ایمان افروز جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ اور حضور کے خدام نے اخراجات سفر کے لئے اس وقت والہانہ انداز میں نقد رقمیں پیش کیں۔ اور بعض دوستوں نے وعدے لکھوائے جن کی میزان ۵۹۹۰۵ روپے تک پہنچ گئی۔

احباب کی اطلاع کے لئے اس سے قبل بذریعہ اخبار بدر اعلان کیا جا چکا ہے کہ اس غرض کے لئے دفتر محاسب قادیان میں "سفر امریکہ" کے نام سے مد کھولی گئی ہے۔ اس لئے احباب اپنی رقوم صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھیجتے وقت "سفر امریکہ" کی تخصیص کی جائے۔ اور وعدے ناظر بیت المال قادیان کے نام بھیجے جائیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

جنازہ غائب و دعائے مغفرت کی درخواست

آہ! خاکسار کا اکلوتہ جوان لڑکا نیک سیرت و صورت عزیزم میاں سید جلال الدین احمد بعمر ۲۴ سال ایک ایسی جگہ اور ایسی کسمپرسی کی حالت میں اچانک مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۵۵ء فوت ہوکر خاکسار کو داغ مفارقت دے گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) جبکہ مرحوم کا جنازہ پڑھنے والے کوئی احمدی نہ تھے۔ درویشان قادیان اور تمام جماعتوں کے احباب سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور جنازہ غائب کی دردمندانہ درخواست ہے۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ آمین۔ والسلام

خادم سلسلہ عاجز سید صمصام الدین احمد
مبلغ اڑیسہ۔ از سونگھڑہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے عزیز ڈاکٹر محمد احمد کو درد نقرس کی تکلیف ہے

(۲) اور میرا نورالعین آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہا ہے۔ آنکھیں متورم ہو گئی ہیں۔ دوست بزرگ دردمندی سے دعا کریں اللہ تعالیٰ دونوں کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(۳) میرے عزیز رفیق احمد نے رسول میں اوورسیر کا امتحان دیا ہے۔ اس کی نمایاں اور شاندار کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
(حاجی) محمد الدین درویش تہالوی

رفتارِ عالم

بھارت ۔ نئی دہلی ۔ ۱۱ر اکتوبر۔ لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلہ والا ان دنوں نئی دہلی آئے ہوئے ہیں۔ اور بھارت کے وزیر اعظم کے ساتھ لنکا میں مقیم ہندوستانیوں کے مستقبل کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس بارہ میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

پٹھانکوٹ ۔ ۱ر اکتوبر۔ جالندھر پٹھانکوٹ ریلوے لائن پر پٹھانکوٹ سے ۱۷ میل دور میرتھل ریلوے سٹیشن کے نزدیک ایک مال گاڑی کو زبردست حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں گاڑی کے سات ڈبے پٹڑی سے نیچے اُتر گئے۔

لکھنؤ ۔ ۱ر اکتوبر۔ بھارت کی فرانسیسی بستیوں کے متعلق بھارت اور فرانس میں سمجھوتہ ہو جانے کی سرکاری حلقوں نے تصدیق کر دی ہے۔ مدراس سرکار نے بستیوں کا انتظام سنبھالنے کے سلسلہ میں جملہ تیاریاں مکمل کرا لی ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۱ر اکتوبر۔ پردھان منتری پنڈت جواہر لال نہرو کے دورہ چین کے پروگرام کے متعلق مزید معلوم ہوا ہے کہ آپ وہاں ۱۰ دن قیام کریں گے۔ ان میں سے پانچ چھ دن پیکنگ میں گزاریں گے۔ شری نہرو منچوریا کنٹن اور ایشیائی ممالک کے کارخانے دیکھنے جائیں گے۔ بھارت میں متعینہ چینی سفیر شری نہرو کے ساتھ ہوں گے۔

گوالیار ۔ ۱ر اکتوبر۔ یہاں جین مندر بند کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ ہریجن مندروں میں داخل نہ ہو سکیں۔ مندر دسہرے کے روز بند کئے گئے۔ اس روز ہریجن مندروں میں داخل ہونے کے لئے جلوس کی شکل میں گئے تھے۔ ہندو مندروں میں داخل ہو گئے۔ لیکن ہریجنوں کو مندروں میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

نئی دہلی ۔ ۱ر اکتوبر۔ بھارت سرکار اس امر پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ کہ آیا راج پرمکھوں کا عہدہ ختم کر دیا جائے۔ تمام صوبوں میں گورنری رکھی جائیں۔ اس کے علاوہ لفٹنٹ گورنروں کے عہدہ کو قائم رکھنے یا ختم کرنے کی تجویز پر بھی غور ہو رہا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ صوبوں کی از سرِ نو تنظیم کے کمشن کی رپورٹ کے بعد ہی ہو گا۔

پٹیالہ ۔ ۱ر اکتوبر۔ بھارت کے الیکشن کمشن نے فیصلہ دے دیا ہے کہ پیپسو کی موجودہ اسمبلی کی میعاد تین سال نہیں بلکہ پانچ سال ہو گی۔

جالندھر ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ بھارت سرکار نے ان یاتریوں کے جتھہ کو جو سری گورو ارجن دیو جی کی سمادھ واقع لاہور کی تکمیل کو دیکھنے کے لئے ننکانہ صاحب اور شیخوپورہ جانا چاہتے ہیں، ضلع شیخوپور کی یاترا کی اجازت دے دی ہے جتھہ ۲۸ر اکتوبر کو روانہ ہو گا۔

دیگر ممالک

فرانس ۔ ۱۲ر اکتوبر۔ مغربی جرمنی کو مسلح کرنے کے لئے حال ہی میں نو ممالک کی جو لنڈن میں کانفرنس ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں فرانس کے وزیر اعظم موسیو مینڈس فرانس کو قومی اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ مل جائے گا۔

پورٹ آرتھر ۔ ۱۲ر اکتوبر۔ روس نے پورٹ آرتھر بندرگاہ کو خالی کرنے اور چین کے حوالہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

فارموسا ۔ ۱ر اکتوبر۔ آج چین کی قومی تعطیل کی تقریب پر مارشل چیانگ کائی شیک نے ہزاروں فوجیوں سے سلامی لی۔ انہوں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم چین کو دوبارہ آزاد کرائیں گے۔

ہنوئی ۔ ۱ر اکتوبر۔ جنیوا معاہدہ کی شرائط کے مطابق ویٹ منہ فوجوں نے ہنوئی پر قبضہ کر لیا۔ اور وہاں متعین فرانسیسی فوج شہر سے نکل آئی۔

مصر ۔ لنڈن ۱۰ر اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان نے ایک انٹرویو میں ترکی پاکستان معاہدہ میں عرب ممالک۔ برطانیہ اور امریکہ شامل کرنے کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے "سنڈے ٹائمز" کے نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ کہ ترکی پاکستان کے مابین معاہدہ بہت اہم ہے۔ اور سویز کے متعلق اینگلو مصری معاہدہ ہو جانے سے عرب ممالک کے مشرقِ وسطےٰ کے دفاعی معاہدہ میں شمولیت کے راستہ میں بڑی رکاوٹ ختم ہو گئی ہے۔ اور امید ہے کہ اب مصر بھی اس معاہدہ میں شامل ہو جائے گا۔

نیپال ۔ کھٹمنڈو ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نیپالی سرکار نے کمیونسٹ چین کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے سلسلہ میں چین سرکار کے مراسلہ کا جواب تیار کر لیا ہے۔

جاپان ۔

کراچی ۔ ۷ر اکتوبر۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا کے ذاتی نمائندہ نے بتایا کہ ان کا ملک جنوب مشرقی ایشیا کی تنظیم کے معاہدہ کی طرف مائل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ذاتی طور پر اس نظریہ کا مالک ہوں۔ کہ جاپان کو سیٹو جیسی عالمی تنظیموں میں شرکت کرنی چاہیئے۔

پاکستان ۔

ڈھاکہ ۔ ۱ر اکتوبر۔ حکومت مشرقی بنگال نے سمگلنگ روکنے کے بہانہ سے بہار اور مغربی بنگال کے ساتھ ملنے والی سرحد پر بھاری تعداد میں فوج متعین کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد مقامات پر سرحدی چوکیاں قائم کی جائیں گی۔

کراچی ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج مقرر ہو گئے ہیں۔ خیال ہے کہ ان کی جگہ مسٹر امجد علی پاکستانی سفیر متعینہ امریکہ کو وزیر خارجہ بنایا جائے گا۔ فی الحال نئے آئین کے جاری کرنے تک وزیر اعظم ہی وزارت خارجہ کا کام کریں گے

کراچی ۱۴ر اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر تفضل علی نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ فی الحال خان عبد القیوم خاں نے عارضی طور پر ان کے محکمہ کا چارج سنبھال لیا ہے۔

کراچی ۔ ۱۴ر اکتوبر۔ پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان کراچی سے امریکہ روانہ ہو گئے۔ اور مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان صدر آئزن ہاور ملاقات میں آپ بھی شرکت کریں گے۔

کراچی ۔ ۷ر اکتوبر۔ قائد اعظم کے مقبرے کی تعمیر کا کام آئندہ ماہ شروع کر دیا جائے گا اس کا نقشہ حیدر آباد دکن کے ممتاز ماہر تعمیرات نواب زین یار جنگ نے تیار کیا ہے۔ مقبرہ مسجد اور ان کے پارک۔ فوارے اور روشنی وغیرہ ساٹھ ایکڑ اراضی پر پھیلے ہوں گے۔ اور ان کی تعمیر چار سال میں مکمل ہو گی۔ اور ایک کروڑ روپیہ صرف ہو گا۔

نئی دہلی ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ کل رام راجیہ پریشد کے آلیس ستیہ گرہیوں نے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی کوٹھی کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور گئو ہتیا بند کرنے کے نعرے لگائے انہوں نے پردھان منتری سے ملنے اور انہیں مکھن اور دہی کا تحفہ پیش کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

احمد آباد ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ ہوم منسٹر ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو نے آج یہاں پریس کانفرنس میں بتایا کہ بھارت سرکار اسلحہ ایکٹ میں ترمیم کرنے کے سوال پر عنقریب غور شروع کرے گی۔

کرنال ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ کرنال میں آتشبازی اور پٹاخوں کی ایک فیکٹری میں آگ لگ جانے سے دو اشخاص زندہ جل گئے۔ اور نو شدید مجروح ہوئے۔ یہ فیکٹری شہر کے گنجان آباد علاقہ میں واقع تھی۔ نقصان کا اندازہ ۱۰ ہزار روپیہ سے زائد ہے۔

نئی دہلی ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ اس سال امریکی سرکار بھارت کو گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ اقتصادی امداد دے گی۔

سری نگر ۔ ۱ر اکتوبر۔ جموں کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد کل یہاں سے دہلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ غالباً پاکستان کی طرف سے کشمیر کا معاملہ سکیورٹی کونسل میں پیش کرنے کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ بخشی صاحب اس اعلان کی روشنی میں پردھان منتری پنڈت نہرو اور مرکزی سرکار کے دوسرے افسروں سے بات چیت کریں گے۔

پریس کانفرنس گورداسپور

گورداسپور ۔ ۱۱ر اکتوبر۔ جناب ٹھاکر بکرم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے طلب کردہ پریس کانفرنس (جس میں خاکسار ایڈیٹر بدر بھی مدعو تھا) بتایا کہ گذشتہ شدید بارشوں اور سیلاب میں ضلع گورداسپور کے قریباً ۱½ صد دیہات کو نقصان پہنچا۔ جن میں سے چار بکلی دریا برد ہو گئے اور ۸۲۶ ایکڑ اراضی دریا برد ہوئی۔ سوا گیارہ صد مکانات کو نقصان پہنچا۔ اور قریباً ساڑھے چھ ہزار خاندان اس سے متاثر ہوئے۔ حکومت نے بیج اور چارہ کے لئے ایک لاکھ تقاوی تقسیم کرنے کی اجازت دی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ سیلاب ایک بند میں شگاف پڑنے کے باعث آیا۔